رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

وراثت کا علم سیکھو اور لوگوں کو بھی سکھاؤ بے شک یہ آدھا علم ہے

اور میری امت سے وراثت کا علم سب سے پہلے اٹھایا جائے گا

وراثت میں اختلاف کرنے والوں کو بتانے والا کوئی نہیں ہوگا

اسلامی وراثت

www.KitaboSunnat.com

مؤلف

مفتی عبدالرحیم اشرف حاکم الدین رحمانی

0345-3939133

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق بحق مؤلف محفوظ ہیں

نام کتاب ۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اسلامی وراثت

تالیف ۔۔۔۔۔۔۔۔۔ مفتی عبدالرحیم اشرف رحمانی

صفحات ۔۔۔۔۔۔۔۔۔ 128 صفحات

قیمت ۔۔۔۔۔۔۔۔۔ 100 روپے

ناشر ۔۔۔۔۔۔۔۔۔ جامعہ تعلیم القرآن والحدیث

مکان نمبر R-337، محمد پور نزد کٹی پہاڑی کراچی۔

مفت تقسیم کیلئے رابطہ کریں

0333-3939133/0345-3939133

021-36662075

کتاب حاصل کرنے کے پتے

فضلی بک	/ اردو بازار کراچی	021-32212991
مکتبہ قرآن وحدیث	/ کورٹ روڈ برنس روڈ کراچی	0331-2910838
دارالاندلس	/ بالمقابل سفاری پارک گلشن اقبال کراچی	021-34965502
مکتبہ دارالرحمانیہ	/ متصل رحمانیہ مسجد بوھرہ پیر کراچی	0321-2272030
بیت القرآن	/ اردو بازار کراچی	021-32630744
مکتبہ اسلامیہ	/ اردو بازار لاہور	042-37244973
قرآن حدیث بک سینٹر	/ متصل عثمانیہ مسجد، اورنگی ٹاؤن	0333-3939133

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فہرست

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
1	حرف اول	07
2	عرض مؤلف	11
3	اسلامی حقوق	12
4	وراثت کے بارے میں آیات قرآنی	14
5	یتیم کے بارے میں آیات قرآنی	18
6	وارثوں میں مال تقسیم کرنے سے پہلے کی شرطیں	24
7	وراثت تقسیم کرنے کی شرطیں	27
8	وارث ہونے کے اسباب	27
9	وراثت نہ دینے کے اسباب	28
10	وراثت میں نقصان یا محرومی کے اسباب	29
11	وراثت میں کمی پانے والے وارث	30
12	وراثت کے مکمل حصے سے محروم ہو جانے والے وارث	31
13	کبھی محروم نہ ہونے والے وارث	32

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
14	مردوں اور عورتوں میں سے کون کون وارث ہیں	33
15	ورثا اور انکے حصے	34
16	مقررہ حصے اور انکے وارث	44
17	عصبہ	48
18	اصل مسئلہ	52
19	اصل مسئلہ کے اصول	52
20	اعداد میں نسبت اور اصل مسئلہ	53
21	اصل مسئلہ کی قسمیں	57
22	دوبارہ وراثت دینا	58
23	عول	60
24	عول کا حکم	60
25	عول کن عدد میں واقع ہوتا ہے؟	61
26	تصحیح	63
27	جب کسر ایک سے زائد فریق میں واقع ہو	65

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
28	تصحیح میں تماثل کی مثال	66
29	تصحیح میں تداخل کی مثال	67
30	تصحیح میں توافق کی مثال	68
31	تصحیح میں تباین کی مثال	68
32	مال تقسیم کرنے کا طریقہ	69
33	کیلکو لیٹر اور تصحیح	71
34	دس لاکھ روپے وراثت کی تقسیم	72
35	پانچ لاکھ روپے وراثت کی تقسیم	73
36	پانچ لاکھ روپے وراثت کی تقسیم	74
37	دس لاکھ روپے وراثت کی تقسیم	76
38	پانچ کروڑ روپے کی ورثا میں تقسیم	77
39	دو کروڑ روپے کی ورثا میں تقسیم	78
40	تین کروڑ روپے کی ورثا میں تقسیمی	80
41	پچاس لاکھ روپے کی ورثا میں تقسیمی	81

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صفحہ نمبر	مضمون	نمبر شمار
82	ایک کروڑ روپے وراثت کی تقسیم	42
83	پانچ کروڑ روپے کی ورثا میں تقسیم	43
84	مناسخہ کا بیان (دادا کی وراثت کی پوتوں میں تقسیم)	44
91	مرنے والے کی قضاء	45
93	میت کا مال دس لاکھ روپے اور قرضہ پندرہ لاکھ روپے ہو	46
94	خواجہ سراء	47
95	حمل	48
97	مفقود / گمشدہ	49
98	کیا زندگی میں وراثت تقسیم کی جاسکتی ہے؟	50
100	وراثت کی تقسیم سے پہلے اپنا حصہ لینا	51
101	سوتیلے ماں باپ، بہن بھائی اور اولاد کی وراثت	52
102	لے پالک بیٹے کی وراثت	53
104	بڑے یا لاڈلے بچے کو زیادہ وراثت دینا	54
107	بیٹے کی موجودگی میں یتیم پوتوں کی وراثت	55
108	یتیم چھوٹے بچے	56

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صفحہ نمبر	مضمون	نمبر شمار
109	بچی کی جہیز کے بدلے وراثت سے محرومی	57
111	امیر ورثاء کا وراثت نہ لینا	58
112	اولاد کو جائیداد سے عاق کرنا	59
114	اجتماعی موت	60
114	قتل کی دیت	61
115	ماموں، خالہ، پھوپھی کی وراثت	62
116	ذووالارحام	63
117	پڑوسی اور اہل محلّہ کی وراثت	64
118	قوم کے افراد کی وراثت	65
118	زنا سے پیدا ہونے والا بچہ اپنے ماں باپ کا وارث ہوگا	66
121	کیا تحفہ بھی وراثت میں شمار ہوگا	67
122	میت کی طرف سے صدقہ کرنا	68
125	شوہر جس بچے کو اپنا نہ مانے وہ ماں کا وارث ہوگا	69
126	وصیت کا مقام	70

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صفحہ نمبر
109
111
112
114
114
115
116
117
118
118
121
122
125
126

حرف اول

تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کیلیئے ہی ہیں جس نے ہمیں ہدایت دی ہے اگر اللہ نہیں چاہتا تو ہم کبھی بھی ہدایت حاصل نہیں کرسکتے تھے۔

بارش دینا اللہ کا کام ہے اللہ جس کو چاہے اولاد دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے بانجھ رکھتا ہے آنے والے کل کی خبر صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کو ہے مصیبت میں خوشی میں تنگدستی میں خوش حالی میں صرف ایک اللہ کی ذات کو پکارنا چاہیے۔

تمام تعریف اللہ رب العزت کے لئے ہیں وہ اللہ جسکے دو ہاتھ ہیں جیسے اللہ کی شان کے لئے لائق ہیں نہ ہماری طرح ہاتھ ہیں نہ ہاتھ سے مراد قبضہ قدرت ہے۔

☆ اللہ کے چہرہ کے آگے نور کے ستر ہزار پردے ہیں اگر ایک بھی ہٹ جائے تو دنیا جل کر خاک ہوجائے۔

☆ قیامت کے دن اللہ رب العالمین آسمانوں کو اپنے ایک ہاتھ میں اور زمینوں کو دوسرے ہاتھ میں اٹھائیں گے جیسے اللہ کی شان کو لائق ہے۔

☆ اللہ رب العالمین کا چہرہ مبارک ہے جسکا جنتی جنت میں جانے کے بعد دیدار کرینگے جیسے ہر ایک اپنے گھر میں بیٹھ کر چاند کو دیکھتا ہے۔

☆ اللہ کا وجود ذات کے اعتبار سے عرش پر ہے جہاں اللہ کی کرسی ہے جس پر اللہ جلوہ افروز ہے اس کرسی کے نیچے آسمان وزمین ایسے آجائیں کہ جیسے چھلہ پڑا ہو صحرا میں

☆ اللہ تعالیٰ علم کے اعتبار سے ہر ایک کے دل کی سوچ کو بھی جانتا ہے۔کالے پتھر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پر چلنے والی کالی چیونٹی کے پاؤں کی آہٹ بھی سنتا ہے اور دل کی دھڑکن بھی سنتا ہے۔

پوری دنیا سے ایک لمحے بھی غافل نہیں ہے نہ اللہ تعالی کو نیند آتی ہے نہ ہی اونگھ پوری دنیا کے انبیاء ولی شہید انسان اللہ کے غلام اور ہماری مائیں بہن بیٹیاں بھی اللہ کی لونڈیاں ہیں اور ہم سب اللہ کے محتاج ہیں۔

☆ اللہ تعالی ہر ایک کے دل میں نہیں ہے اور نہ انسان نعوذ باللہ اللہ ہے اور نہ ہی اللہ جن کی طرح نظر نہیں آتا اور نہ ہی اللہ تعالی لامکان ہے بلکہ اللہ کا مکان جگہ عرش ہے۔

☆ جب کوئی انسان اپنے گناہوں پر معافی مانگتا ہے تو اللہ تعالی خوش ہوتے ہیں جیسے اللہ کی شان کے لئے لائق ہے اور جب کوئی انسان اپنی بیوی کو طلاق دیتا ہے تو اللہ تعالی ناراض ہوتے ہیں جیسے اللہ کی شان کو لائق ہے۔

دنیا کے ہر انسان کو جنت میں جانے کے لئے اللہ اور اسکے رسول ﷺ کی گواہی دینی ہوگی اور ایک مہینہ رمضان کے روزے رکھنے ہونگے اور طاقت ہے تو حج کرنا ہوگا اور مال ہے تو زکوٰۃ دینی ہوگی مگر ان سب سے پہلے اللہ اور اسکے رسول کی پہچان ضروری ہے۔

اگر کسی شخص کو اللہ اور رسول ﷺ کی پہچان نہیں تو اس کے عمل ناکارہ ہو جائیں گے۔

☆ سب تعریف اس اللہ کے لئے ہیں جو روزانہ آدھی رات کے بعد فجر کی اذان تک اپنے عرش سے پہلے آسمان پر آتے ہیں اور فرماتے ہیں

کیا ہے کوئی رزق طلب کرنے والا کہ میں اس کو رزق دوں؟

کیا ہے کوئی عزت طلب کرنے والا کہ اسکو عزت دوں؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کیا ہے کوئی بخشش طلب کرنے والا کہ میں اسکو بخش دوں؟

جب فجر کی اذان ہوتی ہے اللہ تعالیٰ اپنے عرش پر واپس چلے جاتے ہیں جیسے اللہ کی شان کیلیئے لائق ہے چڑھنا اور اترنا نہ ہماری طرح ہے اور نہ ہی اسکو کسی دوسرے معنی و مفہوم سے بدلنا درست ہے بلکہ جتنا بتا دیا اسکو اتنا ماننا ایمان ہے نہ اس سے آگے بڑھنا چاہیئے اور نہ ہی پیچھے ہٹنا چاہیئے۔

اور درود و سلام ہو اللہ کے آخری پیارے نبی کریم محمد ﷺ پر آپ ﷺ تمام نبیوں کے سردار ہیں۔

پوری دنیا ایک ترازو میں ہو اور اللہ کے نبی ﷺ دوسرے ترازو میں ہوں جب بھی پوری دنیا کا وزن اور مقام و مرتبہ آپ ﷺ کا مقابلہ نہیں کرسکتا آپ ﷺ نے بیت المقدس میں تمام نبیوں کی امامت فرمائی۔ آپ ﷺ نے ساتوں آسمان کی سیر کی جبرائیل امین کیساتھ آپ ﷺ قبر سے سب سے پہلے باہر آئیں گے اور سب سے پہلے جنت میں داخل ہونگے۔

آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا آپ ﷺ خاتم الانبیاء ہیں۔

آپ ﷺ عبداللہ کے بیٹے ہیں اور آمنہ آپکی والدہ ہیں آپ ﷺ جنس کے لحاظ سے بشر ہیں۔ آپ ﷺ غیب کی خبر جانتے ہیں جو اللہ نے ضرورت کے حساب سے آپکو وحی کے ذریعے بتائی۔ آپ ﷺ نے تمام نبیوں موسیٰ، ابراہیمؑ، نوحؑ وغیرہ علیہم السلام سے آسمان

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پر ملاقات کی ہے قرآن غیب کی خبریں آپکو وحی کے ذریعے دی جاتی تھیں۔ آپ ﷺ پر درود وسلام جمعہ کو کثرت سے بھیجنا سنت عمل ہے جو آپکو بتایا یا پہنچایا جاتا ہے جیسے اللہ کی شان کو لائق ہے تمام اللہ کے نبی وفات پا چکے ہیں اس ختم ہونے والی دنیا سے اور اپنے رب کے پاس انکی روحیں ہیں آسمان پر جیسے اللہ کی شان کو لائق ہے اور اللہ کے آخری نبی نے ان سے ملاقات بھی کی ہے معراج کے وقت۔ مٹی پر حرام ہے وہ کسی نبی کے جسم کو کھائے اور تمام نبیوں کے جسم قیامت تک صحیح سلامت ہیں دنیا میں۔ جو اللہ کی عبادت کرتے ہیں وہ یہ بات جان لیں بے شک اللہ زندہ ہے وہ کبھی نہیں مر سکتا اور جو شخص محمد ﷺ کی عبادت کرتا ہے وہ یہ بات جان لے کہ بے شک اللہ کے رسول ﷺ وفات پا چکے ہیں یہ بات ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کی وفات پر خطاب میں ارشاد فرمائی تھی۔

یہ کتاب اللہ کی توفیق اسکی رحمت اور ہدایت سے ہی ممکن ہوئی ہے۔ اللہ اس کتاب کو اپنی بارگاہ میں قبول فرما۔ آمین

اے اللہ اس کتاب کو میرے لئے اور میرے والدین کیلئے اور میرے استادوں کیلئے اور میری سرپرستی کرنے والوں کیلئے صدقہ جاریہ بنا دے۔ آمین یا رب العالمین

عبدالرحیم اشرف رحمانی

۱۵ رمضان ۱۴۳۹ ھ مطابق ۳۰ مئی ۱۸

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عرض مؤلف

انسان سے ہی غلطی ہوتی ہے تو کیا اس ڈر سے انسان گاڑی نہ چلائے کہ ایکسڈنٹ ہوسکتا ہے۔کتاب نہ لکھے کہ انسان سے غلطی ہوسکتی ہے۔اگر یہ ڈر لوگوں میں ہوتا تو آج نہ جہاز بنتا اور نہ کتابیں لکھی جاتیں۔

اسی طرح یہ کتاب اسلامی وراثت جو آپ کے ہاتھ میں ہے ایک انسان نے لکھی ہے جس میں غلطی کی گنجائش یقیناً موجود ہے اور رہے گی۔اگر کوئی غلطی ہوئی اور آپ کی رہنمائی ہوئی تو اگلی دفعہ میں وہ غلطی نہیں دہرائی جائیگی۔

نیکی کے کاموں میں کسی کی حوصلہ افزائی کرنے سے بھی جاری رہنے والی نیکیاں ملتی رہتی ہیں۔جس بہن بھائی نے اس کتاب کے لکھنے چھپوانے میں ساتھ دیا۔ اللہ تعالیٰ ان کے جان،مال،ایمان کی حفاظت فرمائے۔آمین

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

پوری دنیا پر لعنت ہے جو بھی اس دنیا میں ہے اس سب پر لعنت ہے سوائے چار انسانوں کے پہلا دین کا علم سکھانے والا،دوسرا دین کا علم سیکھنے والا،تیسرا جو عالم دین اور طالب علم کی سرپرستی و حوصلہ افزائی اور مدد کرتا ہے،چوتھا اللہ تعالیٰ کو یاد کرنے والے کے۔

آج کتنے لوگ اپنے بچوں کو دینی تعلیم کیلئے وقف کرتے ہیں۔

عبدالرحیم اشرف رحمانی

21-09-1440 = 26-05-2019

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اسلامی حقوق

☆ اسلام نے لوگوں کے حقوق پر ڈاکہ نہیں ڈالا اور نہ ہی لوگوں کو اپنا غلام ومحتاج بنایا ہے بلکہ ہر ایک کیلیئے اسکے مالکانہ حقوق کی وضاحت کی ہے۔

اللہ کے نبی نے فرمایا اگر کوئی وفات پا جائے اور اس کا مال ہو وہ اسکے وارثوں کیلیئے ہے اور اگر کسی مرنے والے پر کوئی قرضہ ہو اور اسکے وارث ادا نہیں کر سکتے تو اللہ کے نبی محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کا قرضہ میں ادا کرونگا۔ (بخاری حدیث نمبر 6763)

☆ عورت ماں، بہن، بیوی، بیٹی تعلیم اور کاروبار اور کھیل اور سفر کر سکتی ہے مگر اسلام میں اسکی کچھ حدود مقرر کی گئی ہیں کہ پردے کے ساتھ ہو اور پردہ کرنے سے عورت کی اپنی حفاظت ہوتی ہے نہ کہ پردہ سے تشدد اور کمتر یا حقیر سمجھا جاتا ہے۔

☆ اسلام نے یتیم بچوں کے بارے میں بھی لوگوں کو سخت تاکید کی ہے کہ دنیا گول ہے وقت جو یتیم بچوں پر ہے اور تم ناجائز کر رہے ہو تو یہ بات بھی خیال رکھو اگر تم کو اللہ موت دے دے اور تمہاری چھوٹی اولاد ہو تو سوچو تم پر کیا گزرے گی اسی طرح ان بچوں پر مشکل ہے اور تم نے شفقت کرنی ہے نہ کہ زیادتی کرنی ہے اور انکے مال کو اپنا سمجھ کر خیال سے خرچ کرنا ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

☆ اسلام نے اس بات سے بھی منع کیا ہے کہ مرنے سے پہلے اپنا تمام مال اللہ کے راستے میں خرچ کر دو اور اپنی اولاد کو محتاج تنگدست چھوڑ کر مرو کہ وہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے پھریں۔

☆ اسلام نے ہر ایک کو اسکے حقوق دیئے ہیں۔ اگر بیوی کا مال ہے تو شوہر اپنی بیوی کے مال پر کوئی حق نہیں رکھتا کہ قبضہ کرے بلکہ مال اسکی بیوی کی ملکیت ہے اور مرتے وقت تک اسکی ملکیت رہے گا اور مرنے کے بعد بھی بیوی کا پورا مال شوہر کا نہیں ہوگا بلکہ آدھا مال ملے گا اگر اولاد نہ ہو۔

☆ اسی طرح بہن بیٹی گھر پر کوئی ہنر سیکھ کر پیسے جمع کرتی ہیں تو انکے پیسوں پر کسی کا کوئی حق نہیں ہے۔ بلکہ وہ انکے ذاتی پیسے ہیں اور مرنے کے بعد تقسیم ہونگے یا وہ خود خوشی سے کسی کو دے دیں سوائے ایک رشتے کے۔

☆ اور وہ والد ہیں اگر وہ چاہیں تو زبردستی بھی آپ کے مال کو لے سکتے ہیں چھین سکتے ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے اپنے ایک صحابی کو فرمایا۔ تو اور تیرا مال تیرے والد کا ہے جبکہ اسکے والد نے تین مرتبہ اسکا تمام مال چھین لیا تھا اور اس کو اپنے گھر سے بھی بھگا دیا تھا۔

☆ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''والد تحفہ دے کر واپس لے تو جائز ہے''۔

(نسائی حدیث نمبر3719)

☆ والد کا مقام سب سے بڑا ہے مگر والد اپنے ایک بیٹے کو زیادہ وراثت نہیں دے سکتا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وراثت کے بارے میں آیات قرآنی

يُوصِيكُمُ اللَّهُ فِي أَوْلَادِكُمْ ۖ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنثَيَيْنِ ۚ فَإِن كُنَّ نِسَاءً فَوْقَ اثْنَتَيْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ ۖ وَإِن كَانَتْ وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصْفُ ۚ وَلِأَبَوَيْهِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ مِمَّا تَرَكَ إِن كَانَ لَهُ وَلَدٌ ۚ فَإِن لَّمْ يَكُن لَّهُ وَلَدٌ وَوَرِثَهُ أَبَوَاهُ فَلِأُمِّهِ الثُّلُثُ ۚ فَإِن كَانَ لَهُ إِخْوَةٌ فَلِأُمِّهِ السُّدُسُ ۚ مِن بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصِي بِهَا أَوْ دَيْنٍ ۗ آبَاؤُكُمْ وَأَبْنَاؤُكُمْ لَا تَدْرُونَ أَيُّهُمْ أَقْرَبُ لَكُمْ نَفْعًا ۚ فَرِيضَةً مِّنَ اللَّهِ ۗ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيمًا حَكِيمًا ﴿١١﴾

(سورۃ النساء آیت نمبر 11)

وصیت کرتا ہے تمہیں اللہ تمہاری اولادوں کے بارے میں مرد کیلئے حصہ دو عورتوں کے حصے کے برابر ہے۔ پس اگر ہوں عورتیں (دو یا) دو سے اوپر پس ان کیلئے دو تہائی ہے اس مال سے جو چھوڑا ہے۔ اور اگر ہو (عورت) ایک پس اس کیلئے آدھا مال (حصہ) ہے اور میت کے والدین میں سے ہر ایک کیلئے چھٹا حصہ ہے مال کا اگر ہو میت کی اولاد۔ پس اگر نہیں ہو اسکے لئے اولاد۔ اور اسکا والد اس کے تمام مال کا وارث ہوگا مگر اسکی ماں کیلئے بھی تیسرا حصہ ہے۔ پس اگر ہوں میت کے (ایک سے زائد) بھائی تو اسکی ماں کیلئے چھٹا حصہ ہے۔ وصیت کے بعد جو کہ وصیت کی گئی ہو یا کوئی قرضہ ہو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تمہارے باپ، دادا اور تمہارے بیٹوں، پوتوں میں کون تمہارے فائدے کیلئے زیادہ قریب ہے تم نہیں جانتے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے فرض (مقرر) کئے گئے ہیں۔ بے شک اللہ جاننے والا حکمت والا ہے۔

۞ وَلَكُمْ نِصْفُ مَا تَرَكَ أَزْوَاجُكُمْ إِن لَّمْ يَكُن لَّهُنَّ وَلَدٌ ۚ فَإِن كَانَ لَهُنَّ وَلَدٌ فَلَكُمُ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْنَ ۚ مِن بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصِينَ بِهَا أَوْ دَيْنٍ ۚ وَلَهُنَّ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْتُمْ إِن لَّمْ يَكُن لَّكُمْ وَلَدٌ ۚ فَإِن كَانَ لَكُمْ وَلَدٌ فَلَهُنَّ الثُّمُنُ مِمَّا تَرَكْتُم ۚ مِّن بَعْدِ وَصِيَّةٍ تُوصُونَ بِهَا أَوْ دَيْنٍ ۗ وَإِن كَانَ رَجُلٌ يُورَثُ كَلَالَةً أَوِ امْرَأَةٌ وَلَهُ أَخٌ أَوْ أُخْتٌ فَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ ۚ فَإِن كَانُوا أَكْثَرَ مِن ذَٰلِكَ فَهُمْ شُرَكَاءُ فِي الثُّلُثِ ۚ مِن بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصَىٰ بِهَا أَوْ دَيْنٍ غَيْرَ مُضَارٍّ ۚ وَصِيَّةً مِّنَ اللَّهِ ۗ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَلِيمٌ ﴿١٢﴾

(سورۃ النساء آیت نمبر 12)

اور تمہارے لئے آدھا ہے اس میں سے جو چھوڑا ہے تمہاری بیویوں نے اگر نہ ہوں انکے لئے اولاد۔ پس اگر ہوں انکے لئے اولاد تو پھر تمہارے لئے چوتھا حصہ ہے اس میں سے جو تمہاری بیویوں نے چھوڑا ہے وصیت کے بعد جو کی گئی ہے یا قرضہ ہو۔

اور ان بیویوں کے لئے چوتھا حصہ ہے (اس مال سے) جو چھوڑا تم نے اگر نہ ہو تمہاری کوئی اولاد۔ پس اگر ہوں تمہارے لئے اولاد تو انکے لئے آٹھواں حصہ ہے (اس مال سے) جو چھوڑا ہے تم نے وصیت کے بعد جو وصیت کی گئی ہو یا قرض ہو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور اگر ہو کوئی مرد یا عورت جس کا وارث بنایا گیا کلالہ (جسکے ماں باپ اولاد نہ ہو) اور اسکے لئے ایک بھائی ہے یا بہن (مادری بھائی بہن) پس ہر ایک کیلئے ان دونوں میں سے چھٹا حصہ ہے۔ پس اگر ہوں وہ ایک سے زیادہ تو وہ سب شریک ہونگے ایک تہائی حصے میں۔ وصیت کے بعد جو وصیت کی گئی ہو یا کوئی قرض ہو اس شرط کے ساتھ کہ کسی کو نقصان نہیں دیا ہو۔ اللہ کی طرف سے یہ وصیت ہے اور اللہ جاننے والا بردبار ہے۔

تِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ ۚ وَمَن يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ يُدْخِلْهُ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا ۚ وَذَٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ﴿١٣﴾

(سورۃ النساء آیت نمبر 13)

یہ اللہ کی حدود (حدیں) ہیں اور جس نے اطاعت کی اللہ کی اور اسکے رسول کی وہ اللہ داخل کرے گا اس کو باغات میں کہ چلتی ہونگی اسکے نیچے سے نہریں ہمیشہ ہمیشہ رہے گا اس میں اور یہ بہت ہی بڑی کامیابی ہے۔

وَمَن يَعْصِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيَتَعَدَّ حُدُودَهُ يُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا فِيهَا وَلَهُ عَذَابٌ مُّهِينٌ ﴿١٤﴾

(سورۃ النساء آیت نمبر 14)

اور جس نے اللہ کی اور اسکے رسول کی نافرمانی کی اور زیادتی کی اس کی حدوں (حدود)

کے ساتھ وہ اللہ داخل کرے گا اس کو جہنم میں ہمیشہ ہمیشہ رہے گا اس میں اور اسکے لئے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ذلیل کرنے والا عذاب ہے۔

يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ ۚ إِنِ امْرُؤٌا هَلَكَ لَيْسَ لَهُ وَلَدٌ وَلَهُ أُخْتٌ فَلَهَا نِصْفُ مَا تَرَكَ ۚ وَهُوَ يَرِثُهَا إِن لَّمْ يَكُن لَّهَا وَلَدٌ ۚ فَإِن كَانَتَا اثْنَتَيْنِ فَلَهُمَا الثُّلُثَانِ مِمَّا تَرَكَ ۚ وَإِن كَانُوا إِخْوَةً رِّجَالًا وَنِسَاءً فَلِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنثَيَيْنِ ۗ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمْ أَن تَضِلُّوا ۗ وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ﴿١٧٦﴾

(سورۃ نساء آیت نمبر 176)

وہ آپ سے فتوی طلب کرتے ہیں آپ کہہ دیجئے (اے اللہ کے نبی ﷺ) اللہ فتوی دیتا ہے تم کو کلالہ کے بارے میں اگر کوئی آدمی ہلاک ہو جائے نہیں ہو اس کی کوئی اولاد اور اسکی بہن ہو (حقیقی یا پدری) پس اس کیلئے آدھا (مال) حصہ ہے اس مال سے جو چھوڑا ہے۔ اور وارث بنے گا اس کا بھائی (تمام مال کا) اگر نہیں ہوگی اسکی (بہن یا) کوئی اولاد پس اگر ہوں وہ (بہنیں) دو پس ان دونوں کیلئے دو تہائی ہے اس مال سے جو چھوڑا ہے اور اگر ہوں زیادہ مرد عورتیں۔ پس مرد کیلئے دو عورتوں کے حصے کے برابر حصہ ہے۔

واضح کرتا ہے اللہ تمہارے لئے یہ کہ نہ بھٹکو اور اللہ ہر چیز کو جاننے والا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یتیم کے بارے میں آیات قرآنی

يَـٰٓأَيُّهَا ٱلنَّاسُ ٱتَّقُوا۟ رَبَّكُمُ ٱلَّذِى خَلَقَكُم مِّن نَّفْسٍ وَٰحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا وَنِسَآءً ۚ وَٱتَّقُوا۟ ٱللَّهَ ٱلَّذِى تَسَآءَلُونَ بِهِۦ وَٱلْأَرْحَامَ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا ﴿١﴾

(سورۃ نساء آیت نمبر 1)

اے انسانوں ڈرو اپنے رب سے وہ ذات جس نے پیدا کیا تم کو ایک جان (آدم علیہ السلام) سے اور پیدا کیا ان سے انکی بیوی (اماں حوا) کو اور پھیلائے ان دونوں سے مرد اور عورتیں زیادہ اور ڈرو اللہ سے وہ ذات جو تم سوال کرتے اسکے نام پر اور رشتہ داروں سے (میل جول رکھو) بے شک اللہ تم پر نگران ہے۔

وَءَاتُوا۟ ٱلْيَتَـٰمَىٰٓ أَمْوَٰلَهُمْ ۖ وَلَا تَتَبَدَّلُوا۟ ٱلْخَبِيثَ بِٱلطَّيِّبِ ۖ وَلَا تَأْكُلُوٓا۟ أَمْوَٰلَهُمْ إِلَىٰٓ أَمْوَٰلِكُمْ ۚ إِنَّهُۥ كَانَ حُوبًا كَبِيرًا ﴿٢﴾

(سورۃ نساء آیت نمبر 2)

☆ اور دو یتیموں کو انکے مال اور نہیں تم بدلو ناپاک چیز کو پاک چیز کے بدلے اور نہیں تم کھاؤ انکے مالوں کو اپنے (مالوں میں ملا کر یا اپنے) مال کی طرح بے شک یہ بہت بڑا گناہ ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَىٰ فَانكِحُوا مَا طَابَ لَكُم مِّنَ النِّسَاءِ مَثْنَىٰ وَثُلَاثَ وَرُبَاعَ ۖ فَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تَعْدِلُوا فَوَاحِدَةً أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ ۚ ذَٰلِكَ أَدْنَىٰ أَلَّا تَعُولُوا ﴿٣﴾

(سورۃ نساء آیت نمبر 3)

☆ اور اگر تم ڈرتے ہو اس بات سے کہ نہیں انصاف کر سکتے تم یتیم لڑکیوں سے پس نکاح کرو جو تمہیں اچھی لگیں دو اور تین شادیاں کرو یا چار شادیاں کرو اور اگر تمہیں ناانصافی کا ڈر ہو تو ایک ہی کافی ہے۔ یا جو تمہاری لونڈیاں ہوں۔ یہ اس بات سے بہتر ہے کہ تم ناانصافی کرو۔

وَلَا تُؤْتُوا السُّفَهَاءَ أَمْوَالَكُمُ الَّتِي جَعَلَ اللَّهُ لَكُمْ قِيَامًا وَارْزُقُوهُمْ فِيهَا وَاكْسُوهُمْ وَقُولُوا لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوفًا ﴿٥﴾

(سورۃ نساء آیت نمبر 5)

☆ اور نہیں دو بے وقوف (کم عمر) یتیموں کو انکا مال وہ جو نگران بنایا ہے اللہ نے تمہیں اس مال کا اور کھلاؤ انکو اسی مال سے اور پہناؤ (کپڑے) انکو اور بات کرو ان سے اچھی طرح بات کرنا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَابْتَلُوا الْيَتٰمٰى حَتّٰٓى إِذَا بَلَغُوا النِّكَاحَ فَإِنْ اٰنَسْتُمْ مِّنْهُمْ رُشْدًا فَادْفَعُوٓا إِلَيْهِمْ أَمْوٰلَهُمْ ۖ وَلَا تَأْكُلُوهَآ إِسْرَافًا وَبِدَارًا أَن يَكْبَرُوا ۚ وَمَن كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ ۖ وَمَن كَانَ فَقِيرًا فَلْيَأْكُلْ بِالْمَعْرُوفِ ۚ فَإِذَا دَفَعْتُمْ إِلَيْهِمْ أَمْوٰلَهُمْ فَأَشْهِدُوا عَلَيْهِمْ ۚ وَكَفٰى بِاللّٰهِ حَسِيبًا ﴿٦﴾

(سورۃ نساء آیت نمبر 6)

☆ اور آزماؤ یتیموں کو یہاں تک کہ جب یہ پہنچ جائیں جوانی کو پس اگر پاؤ تم ان میں عقلمندی پس حوالے کرو انکی طرف انکے مال۔

اور نہیں تم کھاؤ یتیم کے مال کو فضول خرچی کے ساتھ اور اس ڈر کے ساتھ کہ وہ بڑے ہو جائیں گے۔

اور جو ہے مالدار پس چاہیئے کہ وہ بچے یتیم کے مال کو کھانے سے۔ اور جو ہے غریب پس چاہیئے کہ وہ کھائے نیکی کے ساتھ۔ پس جب دو تم انکو انکا مال پس گواہ بناؤ ان پر اور کافی ہے اللہ حساب لینے کیلیے۔

وَإِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ أُولُوا الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِينُ فَارْزُقُوهُم مِّنْهُ وَقُولُوا لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوفًا ﴿٨﴾

(سورۃ نساء آیت نمبر 8)

☆ اور جب حاضر ہوں وراثت کے وقت قریبی رشتہ دار اور یتیم اور مسکین لوگ پس

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

رزق دوانکواس مال سے اور بات کروان سے اچھی طرح بات کرنا۔

وَلْيَخْشَ الَّذِينَ لَوْ تَرَكُوا مِنْ خَلْفِهِمْ ذُرِّيَّةً ضِعَافًا خَافُوا عَلَيْهِمْ فَلْيَتَّقُوا اللَّهَ وَلْيَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا ﴿٩﴾

(سورۃ نساء آیت نمبر 9)

☆ اور چاہیے کہ ڈریں اس بات سے لوگ اگر چھوڑ جاتے اپنے پیچھے چھوٹی کمزور اولاد۔ ڈر ہوتا ان کے ضائع ہونے کا۔

پس چاہیے کہ وہ ڈریں (دوسرے کے بچوں پر) اللہ سے اور چاہیے کہ وہ بات کریں یتیموں سے سیدھی بات کرنا۔

إِنَّ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ أَمْوَالَ الْيَتَامَىٰ ظُلْمًا إِنَّمَا يَأْكُلُونَ فِي بُطُونِهِمْ نَارًا ۖ وَسَيَصْلَوْنَ سَعِيرًا ﴿١٠﴾

(سورۃ نساء آیت نمبر 10)

☆ بے شک وہ لوگ جو کھاتے ہیں یتیموں کے مال کو ناحق دراصل درحقیقت وہ کھا رہے ہیں اپنے پیٹوں میں آگ اور عنقریب وہ داخل ہونگے جہنم میں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فِي ٱلدُّنْيَا وَٱلْأٓخِرَةِۗ وَيَسْـَٔلُونَكَ عَنِ ٱلْيَتَٰمَىٰۖ قُلْ إِصْلَاحٌ لَّهُمْ خَيْرٌۖ وَإِن تُخَالِطُوهُمْ فَإِخْوَٰنُكُمْۚ وَٱللَّهُ يَعْلَمُ ٱلْمُفْسِدَ مِنَ ٱلْمُصْلِحِۚ وَلَوْ شَآءَ ٱللَّهُ لَأَعْنَتَكُمْۚ إِنَّ ٱللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ﴿٢٢٠﴾

(سورۃ بقرہ آیت نمبر220)

☆ دنیا اور آخرت میں اور وہ آپ سے سوال کرتے ہیں یتیموں کے بارے میں آپ کہہ دیں انکی اصلاح خیر خواہی کرنا نیکی ہے۔ اور اگر تم مل جل کر رہو۔ پس وہ تمہارے بھائی ہیں اور اللہ خوب جانتا ہے فساد کرنے والے کو اصلاح والوں میں سے اور اگر اللہ چاہتا تو تم کو مشقت و پریشانی میں ڈال دیتا (یتیم کے مال سے کھانے کی اجازت نہ دے کر) بے شک اللہ غالب حکمت والا ہے۔

أَرَءَيْتَ ٱلَّذِي يُكَذِّبُ بِٱلدِّينِ ﴿١﴾ فَذَٰلِكَ ٱلَّذِي يَدُعُّ ٱلْيَتِيمَ ﴿٢﴾

(سورۃ ماعون آیت نمبر1-2)

☆ کیا آپ نے نہیں دیکھا اس شخص کو جو قیامت کے دن کو جھٹلاتا ہے پس وہ یہ شخص ہے جو یتیم کو دھکے دیتا ہے۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

كَلَّا ۖ بَل لَّا تُكْرِمُونَ الْيَتِيمَ ﴿١٧﴾ وَلَا تَحَاضُّونَ عَلَىٰ طَعَامِ الْمِسْكِينِ ﴿١٨﴾

وَتَأْكُلُونَ التُّرَاثَ أَكْلًا لَّمًّا ﴿١٩﴾ (سورۃ فجر آیت نمبر 17 تا 19)

☆ ہرگز نہیں بلکہ نہیں تم عزت کرتے یتیم کی۔ اور نہیں تم رغبت دیتے ایک دوسرے کو مسکینوں کو کھانا کھلانے کی اور تم کھاتے ہو وراثت کا مال سمیٹ کر کھانے کی طرح۔

فَأَمَّا الْيَتِيمَ فَلَا تَقْهَرْ ﴿٩﴾ (سورۃ ضحیٰ آیت نمبر 9)

☆ پس یتیم پر (اے میرے نبی) آپ بھی سختی نہیں کیا کریں۔

یتیم کے بارے میں احادیث نبوی

☆ رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابی کو فرمایا:

اے ابوذر میں آپ کو کمزور سمجھتا ہوں اور بے شک میں پسند کرتا ہوں آپ کیلئے جو میں اپنے لئے پسند کرتا ہوں۔

آپ کبھی بھی امیر نہیں بننا دو آدمیوں کا بھی اور ہرگز نہیں سرپرست بننا یتیم کے مال کا۔

(مسلم حدیث نمبر 1826)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

☆ ایک صحابی نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا میں غریب ہوں میرے پاس کچھ بھی نہیں ہے اور میرے پاس ایک یتیم ہے آپ نے فرمایا یتیم کا مال آپ کھا سکتے ہو مگر تین شرطوں کے ساتھ

(1) نہ زیادتی فضول خرچی ہو اس مال سے

(2) اور نہ ہی مال کو جان بوجھ کر ضائع کرنا ہو

(3) اور نہ ہی اس مال سے اپنے مال میں اضافہ کیا جائے۔

(ابوداؤد حدیث نمبر 2872 اسنادہ حسن)

☆ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

سات ہلاک کرنے والے گناہوں سے بچو ان میں سے ایک گناہ یتیم کے مال کو ناحق کھانا ہے۔ (مسلم حدیث نمبر 89)

وارثوں میں مال تقسیم کرنے سے پہلے کی شرطیں

میت کا مال تقسیم کرنے سے پہلے تین کاموں کا ہونا ضروری ہے۔

(1) کفن و دفن

میت کے کفن و دفن کا انتظام کرنے والا کوئی بھی نہ ہو تو میت کے مال سے خرچہ کیا جائے اور میانہ روی سے کام لیا جائے۔

☆ میت کے گھر آنے والے لوگوں کیلئے میت کے پیسوں سے کھانا بنانا اسلام میں جائز نہیں ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

(2) قرض

میت کے ذمے جتنا قرض ہو اسے ادا کیا جائے اگر چہ ادائیگی میں مکمل مال خرچ ہو جائے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''مومن کی جان اسکے قرضے سے لٹکی رہتی ہے یہاں تک کہ اسے ادا نہ کیا جائے''۔

(ترمذی حدیث نمبر1078)

(3) وصیت

میت کی جائز وشرعی وصیتوں کو پورا کیا جائے اسکی تین شرطیں ہیں۔

1۔ وصیت ایک تہائی یا اس سے کم کی ہو۔

سعد رضی اللہ عنہ نے سوال کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے

''کیا میں دو تہائی مال صدقہ کروں آپ نے منع فرمایا پھر پوچھا کیا میں آدھے مال کا صدقہ کروں آپ نے منع فرمایا پھر پوچھا کیا میں ایک تہائی مال کا صدقہ کروں آپ نے فرمایا ایک تہائی ٹھیک ہے مگر یہ بھی زیادہ ہے''۔ (بخاری حدیث نمبر3936)

2۔ ان وارثوں کیلئے وصیت نہ کرے جو ترکہ (مال) سے حصہ لینے والے ہوں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''بے شک اللہ تعالیٰ نے ہر حق دار کا حق مقرر کیا ہے پس نہیں ہے وصیت وارث کیلئے''۔

(ترمذی حدیث نمبر2120)

3۔ کسی حرام کام کی وصیت نہ کرے اللہ کی نافرمانی گناہ کرنے کی وصیت کو باطل غلط سمجھا جائے اور اس پر عمل نہ کیا جائے۔

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

''اگر آپکے (ماں باپ) کوشش کریں اس بات پر کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی دوسرے کو اللہ کا شریک بناؤ جس کا انکو علم نہیں تو آپ اپنے ماں باپ کی اطاعت نہ کریں۔

(سورۃ لقمان آیت نمبر15)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اس اطاعت کی کوئی حیثیت نہیں جس میں اللہ کی نافرمانی ہو''۔

دراصل درحقیقت فرمانبرداری تو نیکی کے کاموں میں ہوتی ہے۔(مسند احمد)

☆ دادا اپنے یتیم پوتوں کیلئے ایک بیٹے کے حصے کے برابر وصیت کرسکتا ہے یا ایک تہائی مال وصیت کرسکتا ہے۔

☆ سوتیلی اولاد اور والدین، بہن بھائیوں کیلئے بھی ایک تہائی وصیت کی جاسکتی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وراثت تقسیم کرنے کی شرطیں

1۔ میت کی موت کے وقت وارث کا زندہ ہونا۔

2۔ میت کی موت کا یقین ہونا۔

3۔ میت کے مال کا ہونا۔

وارث ہونے کے اسباب

(1) نسبی قرابت

میت کے وہ ورثاء جو خونی رشتے کی وجہ سے وارث بنتے ہیں چاہے وہ اصل والدین ہوں یا فرع اولاد ہو یا اطراف بھائی چچا ہوں۔

(2) نکاح :

کسی عورت سے صحیح نکاح ہوا ہو۔ اگرچہ رخصتی وخلوت ہوئی ہو یا نہ ہوئی ہو۔

(3) آزاد کرنے والا:

غلام یا لونڈی کو آزاد کروانے والا یا آزاد ہونے والا وارث بنے گا اس حال میں کہ مرنے والے کا کوئی بھی وارث نہ ہو۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''دراصل درحقیقت ولاء (وراثت کا حق) اس کے لئے ہے جس نے آزاد کیا''۔

(بخاری حدیث نمبر 1493)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

☆ نبی کریم ﷺ نے ایک میت کا اسکے آزاد کردہ غلام کو وارث بنایا۔

(ابن ماجہ حدیث نمبر27741)

☆ اگر کوئی بھی وارث نہ ہو تو جس کے ہاتھ پر اسلام لایا ہے وہ وارث ہوگا۔

(ابوداؤد حدیث نمبر2918)

وراثت نہ دینے کے اسباب

وہ اسباب جن کی وجہ سے وارث وراثت سے محروم ہو جاتے ہیں مندرجہ ذیل ہیں۔

(1) غلام ہونا

غلام نہ خود وارث بنتا ہے نہ اس کا کوئی وارث بنتا ہے کیونکہ اس کا تمام مال اس کے مالک کی ملکیت ہوتی ہے لیکن وہ غلام جس کو اس کا مالک لکھ دے بول دے کہ اتنے پیسے دے تو تو آزاد ہے وہ غلام وارث ہوگا تاکہ پیسے دے کر اپنے آپ کو آزاد کروالے یا اپنا آدھا حصہ آزاد کروالے۔

(2) قاتل

بغیر کسی حق کے قتل کرنے سے قاتل وراثت سے محروم ہو جاتا ہے۔ جس کو قتل کیا ہے اسکی وراثت سے کچھ بھی نہیں ملے گا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”قتل کرنے والا کسی بھی چیز کا وارث نہیں بنتا۔“ (ابوداؤد حدیث نمبر4564)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

(3) الگ دین یا مرتد

مسلمان کافر کا وارث نہیں بن سکتا اور کافر بھی مسلمان کا وارث نہیں بن سکتا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

''نہیں ہو سکتا مسلمان کافر کا وارث اور نہ ہی کافر مسلمان کا وارث بن سکتا ہے''۔

(بخاری حدیث نمبر 6764)

☆ اسی طرح مرتد شخص بھی مسلمان کا وارث نہیں بن سکتا۔

وراثت میں نقصان یا محرومی کے اسباب

کسی وارث کو دوسرے وارث کے پائے جانے سے اسکے تمام یا بعض حصے سے محروم کر دینا حجب کہلاتا ہے۔

(1) حجب نقصان

کسی وارث کے پائے جانے کی وجہ سے زیادہ حصے سے کم حصے کی طرف جانا حجب نقصان کہلاتا ہے۔

مثلاً جیسے اولاد کی موجودگی میں شوہر کا حصہ چوتھا نہ ہو تو آدھا۔ بیوی کا اولاد کی موجودگی میں حصہ آٹھواں نہ ہو تو چوتھا حصہ ہے۔

اولاد کی موجودگی میں ماں کو چھٹا حصہ نہ ہو تو تیسرا حصہ ملتا ہے۔

بیٹی اکیلی ہو تو آدھا حصہ ہے بھائی ساتھ میں ہو تو کم ہو جاتا ہے اور عصبہ بن جاتی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پوتی اکیلی ہو اور میت کی اولاد نہ ہو تو آدھا حصہ ملتا ہے اور صرف ایک بیٹی ہو تو چھٹا حصہ ملتا ہے۔ وغیرہ ذلک

(2) حجب حرمان

کسی وارث کا دوسرے وارث کے پائے جانے کی وجہ سے اپنے مکمل حصے سے محروم ہو جانا حجب حرمان کہلاتا ہے۔

مثلاً جیسے بیٹے کی موجودگی میں میت کے پوتے چچا کزن بھائی کی مکمل حصے سے محرومی ہوتی ہے۔

باپ کی موجودگی میں دادا کی مکمل حصے سے محرومی ہو جاتی ہے۔ ماں کی موجودگی میں نانی دادی کی مکمل حصے سے محرومی ہوتی ہے۔

وراثت میں کمی پانے والے وارث

(1) مرنے والی کی اولاد نہ ہو تو شوہر کو آدھا حصہ ملتا ہے۔ اولاد کی موجودگی میں چوتھا حصہ ملتا ہے۔

(2) مرنے والے کی اولاد ہو تو بیوی کو آٹھواں حصہ ملتا ہے۔ اور اولاد نہ ہو تو چوتھا حصہ ملتا ہے۔

(3) مرنے والے کی اولاد نہ ہو تو پوتی کو آدھا حصہ ملتا ہے۔ اور ایک بیٹی کی موجودگی میں چھٹا حصہ ملتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(4) مرنے والے کی اولاد نہ ہو تو والد عصبہ ہوتا ہے اور تقسیم ہونے کے بعد تمام مال کا وارث بنتا ہے اولاد کی موجودگی میں چھٹا حصہ ملتا ہے۔

(5) مرنے والے کے ایک سے زائد بہن بھائی ہو یا اولاد ہو تو ماں کو چھٹا حصہ ملتا ہے۔صرف ایک بھائی ہو یا نہ ہو اور اولاد نہ ہو تو ماں کو تیسرا حصہ ملتا ہے۔

(6) مادری بہن بھائی ایک ہو تو چھٹا حصہ ملتا ہے ایک سے زائد ہوں تو ایک تہائی حصہ ملتا ہے۔

وراثت کے مکمل حصے سے محروم ہوجانے والے وارث

(1) میت کے بیٹے کی موجودگی میں حقیقی بہن بھائی علاتی بہن بھائی (والد ایک ہو والدہ الگ ہو) اخیافی بہن بھائی (والدہ ایک ہو والد الگ ہو) محروم ہوجاتے ہیں۔

☆ پوتے، پوتیاں، چچا، بھتیجا بھی محروم ہوجاتے ہیں میت کی اولاد (بیٹے) کی موجودگی میں۔

(2) دادی محروم ہوجاتی ہے میت کی والدہ یا والد کی موجودگی میں۔

(3) نانی محروم ہوجاتی ہے میت کی ماں کی موجودگی میں۔

(4) ہر قسم کے بہن بھائی اور چچا محروم ہوجاتے ہیں میت کے والد کی موجودگی میں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(5) حقیقی بھائی اور چچا محروم ہو جاتے ہیں میت کے پوتے یا دادا کی موجودگی میں۔

(6) علاتی بہن بھائی (والد ایک ہو والدہ الگ ہو) محروم ہو جاتے ہیں میت کے حقیقی بھائی کی موجودگی میں۔

(7) میت کی ایک سے زائد بیٹیاں جب ثلثان لے رہی ہوں تو پوتی محروم ہو جاتی ہے۔ مگر پوتے کے ساتھ ہو تو عصبہ ہوتی ہے۔

(8) دادا، دادی محروم ہو جاتے ہیں میت کے والد کی موجودگی میں۔

(9) میت کی ایک سے زائد حقیقی بہنیں جب دو تہائی لے رہی ہوں پدری بہن کو محروم کرتی ہیں۔ مگر پدری بھائی بھی ہوں تو عصبہ ہونگی۔

(10) حقیقی یا پدری بہن بھائی یا مادری بہن بھائی محروم ہو جاتے ہیں میت کے بیٹے یا پوتے یا والد یا دادا کی موجودگی میں۔

(11) چچا بھتیجے کو محروم کر دیتے ہیں میت کے حقیقی یا پدری بھائی

(12) میت کی سگی اولاد کی موجودگی میں سوتیلی اولاد محروم ہوگی مگر وہ اپنی والدہ والد کی طرف سے وارث ہوگی۔

(13) حقیقی بہن عصبہ مع الغیر وارث بن رہی ہو تو پدری بہن اور بھائی کو محروم کرتی ہے۔

(14) حقیقی یا پدری بھائی کا بیٹا محروم کرتا ہے حقیقی یا پدری چچا کو اور انکی اولاد کو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کبھی محروم نہ ہونے والے وارث

(1) میت کی اولاد بیٹا اور بیٹی کبھی بھی محروم نہیں ہو سکتے اور نہ ہی کوئی دوسرا آکر انکے حصے کو کم کر سکتا ہے مگر ایک سے زائد ہونے کی وجہ سے آپس میں وہی حصہ تقسیم ہوگا۔

(2) میت کے ماں باپ کبھی بھی محروم نہیں ہو سکتے مگر کسی دوسرے وارث کی موجودگی کی وجہ سے انکے حصے میں کمی آسکتی ہے۔

(3) میت کا شوہر یا بیوی کبھی محروم نہیں ہوتے۔

☆ جیسے اولاد نہ ہو تو شوہر کو آدھا بیوی کو چوتھا ماں کو تیسرا اور والد بقایا مال کا وارث ہوگا۔

☆ مگر اولاد کی موجودگی میں شوہر کو چوتھا حصہ ملے گا بیوی کو آٹھواں ماں کو چھٹا حصہ ملے گا اور والد کو بھی چھٹا حصہ ملے گا۔

مردوں اور عورتوں میں سے کون کون وارث ھیں

☆ وہ وارث جن کے مقررہ حصے قرآن اور حدیث سے ثابت ہیں۔ ان کو اصحاب الفروض کہتے ہیں۔

انکی تعداد تیرہ ہیں۔

1) شوہر 2) والد 3) دادا 4) مادری بھائی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

5)بیوی 6)بیٹی 7)پوتی 8)ماں

9)دادی 10)نانی 11)حقیقی بہن 12)پدری بہن

13)مادری بہن

مردوں میں سے سولہ16لوگ وارث ہیں

1)شوہر 2)باپ 3)داد

4)بیٹا 5)پوتا 6)حقیقی بھائی

7)حقیقی بھائی کا بیٹا/بھتیجا 8)پدری بھائی

9)پدری بھائی کا بیٹا (باپ ایک ہو ماں الگ ہو)

10)مادری بھائی (ماں ایک ہو باپ الگ ہو)

11)حقیقی چچا 12)حقیقی چچا کا بیٹا 13)پدری چچا

14)پدری چچا کا بیٹا 15)آزاد کرنے یا ہونے والا مرد۔ 16)ماموں

☆ عورتوں میں سے بارہ (12) وارث ہیں

1)ماں 2)بیوی 3)بیٹی 4)پوتی

5) دادی 6) نانی 7)حقیقی بہن 8)حقیقی بہن کی بیٹی

9)پدری بہن (باپ ایک ہو ماں الگ ہو) 10) پدری بہن کی بیٹی

11)مادری بہن (ماں ایک ہو والد الگ) 12)آزاد کرنے یا ہونے والی عورت

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

مقررہ حصے اور انکے وارث

نصف (آدھا حصہ) ½

(1) شوہر

مرنے والی کی اولاد نہ ہوتو بیوی کے مال میں سے شوہر کو آدھا مال حصے میں ملے گا۔

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

''اور تمہارے لئے آدھا مال ہے اس میں سے جو چھوڑا ہے تمہاری بیویوں نے اگر نہیں ہوں انکی اولاد۔ (سورۃ النساء آیت نمبر 12)

(2) بیٹی

جب مرنے والے کی اولاد میں صرف ایک بیٹی ہو تو اسکو آدھا حصہ (مال) ملے گا۔

اللہ رب العزت فرماتے ہیں

اور اگر ہو (بیٹی) اکیلی تو اسکے لئے آدھا حصہ (مال) ہے۔(سورۃ النساء آیت نمبر 11)

(3) پوتی

جب مرنے والے کی اولاد بیٹے بیٹیاں نہیں ہوں اور صرف ایک پوتی ہو تو اسکو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ترکہ (مال) میں سے آدھا حصہ ملے گا۔

(4) حقیقی بہن

1۔ جب مرنے والے کی اولاد بیٹے بیٹیاں نہیں ہوں۔

2۔ جب مرنے والے کے پوتے پوتیاں نہیں ہوں۔

3۔ جب مرنے والے کی اصل باپ دادا نہ ہوں۔

4۔ جب بہن اکیلی ہو اور بھائی بھی نہ ہو۔

جب یہ شرطیں مکمل ہوں تو حقیقی بہن کو آدھا حصہ ملے گا۔

(5) علاتی بہن (والد ایک ہو والدہ الگ ہوں)

1۔ جب میت کی فرع بیٹے بیٹیاں نہ ہوں۔

2۔ جب میت کی اصل باپ دادا نہ ہوں۔

3۔ جب میت کے پوتے پوتیاں نہ ہوں۔

4۔ جب میت کے حقیقی بہن بھائی نہ ہوں۔

5۔ جب اکیلی ہو اور علاتی بھائی بھی نہ ہوں۔

جب یہ شرطیں مکمل ہوں تو علاتی بہن (باپ ایک ہو ماں الگ ہو) کو آدھا حصہ ملے گا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ثلثان (دو تہائی حصہ) $\frac{2}{3}$

(1) بیٹیاں

جب میت کی اولاد میں ایک سے زائد بیٹیاں ہوں اور بیٹا نہ ہو تو بیٹیوں کو دو تہائی حصہ ملے گا۔

اللہ رب العزت فرماتے ہیں

پس اگر ہو عورتیں (بیٹیاں) دو سے اوپر پس انکے لئے دو تہائی ہے چھوڑے ہوئے مال سے۔ (سورۃ نساء آیت نمبر 11)

(2) پوتیاں

1۔ جب میت کی اولاد بیٹے بیٹیاں نہ ہوں۔

2۔ جب ایک سے زائد ہوں اور پوتا بھی نہ ہوں تو پوتیوں کو دو تہائی حصہ ملے گا۔

(3) حقیقی بہنیں

1۔ جب میت کی اولاد بیٹے بیٹیاں نہ ہوں۔

2۔ جب میت کی اصل باپ دادا نہ ہوں۔

3۔ جب میت کے پوتے پوتیاں نہ ہوں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

4۔ ایک سے زائد بہنیں ہوں اور بھائی بھی نہ ہو تو حقیقی بہنوں کو دو تہائی حصہ ملے گا۔

(4) علاتی بہنیں (والد ایک ہو والدہ الگ ہو)

1۔ میت کی اولاد بیٹے بیٹیاں نہ ہوں۔

2۔ میت کی اصل باپ دادا نہ ہوں۔

3۔ میت کے پوتے پوتیاں نہ ہوں۔

4۔ میت کے حقیقی بھائی بہن بھی نہ ہوں۔

5۔ ایک سے زائد ہوں اور بھائی بھی نہ ہو تو علاتی بہنوں کو دو تہائی 2/3 حصہ ملے گا۔

ربع (چوتھائی حصہ) $\frac{1}{4}$

(1) شوہر

جب مرنے والی بیوی کی اولاد ہو اگر چہ کسی دوسرے شوہر سے ہو تو شوہر کو چوتھائی حصہ ملے گا۔

اللہ رب العزت فرماتے ہیں

پس اگر ہو تمہاری بیویوں کی اولاد تو تمہارے لئے چوتھائی حصہ ہے اس مال سے جو انہوں نے چھوڑا ہے۔ (سورۃ نساء آیت نمبر 12)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(2) بیوی

جب مرنے والے کی اولاد نہ ہو اگرچہ کسی دوسری بیوی سے بھی نہ ہو تو بیوی کو چوتھائی حصہ ملے گا۔

اللہ رب العزت فرماتے ہیں: ''اگر نہ ہوں تمہاری اولاد تو ان (بیویوں) کیلیے چوتھائی حصہ ہے اس مال سے جو تم نے چھوڑا ہے''۔ (سورۃ النساء آیت نمبر 13)

☆ طلاق رجعی میں عدت کے اندر شوہر کی وفات ہو تو بیوی وارث ہوگی۔

☆ نکاح کے بعد رخصتی سے پہلے شوہر کی وفات ہو تو بیوی بھی وارث ہوگی۔

ثمن (آٹھواں حصہ) $\frac{1}{8}$

(3) بیوی

جب مرنے والے کی اولاد ہو اگرچہ کسی دوسری بیوی سے ہو تو بیوی کو آٹھواں حصہ ملے گا۔

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

پس اگر ہو تمہاری اولاد تو ان (بیویوں) کیلیئے آٹھواں حصہ ہے اس سے جو چھوڑا ہے تم نے۔ (سورۃ النساء آیت نمبر 13)

☆ اگر بیوی ایک ہے تو مکمل آٹھواں حصے کی حقدار ہوگی اگر ایک سے زیادہ بیویاں ہیں تو یہی حصہ آپس میں برابر تقسیم ہوگا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ثلث (ایک تہائی) $\frac{1}{3}$

(1) ماں

1۔ میت کی اولاد بیٹے بیٹیاں نہ ہوں

2۔ اور ایک سے زیادہ بہن بھائی نہ ہوں

جب یہ شرطیں مکمل ہوں تو ماں کو ایک تہائی حصہ ملے گا

اللہ رب العزت فرماتے ہیں

''پس اگر نہیں ہے میت کی کوئی اولاد تو والد کو باقی ماندہ ملے گا اور اسکی ماں کیلئے ایک تہائی حصہ ہے''۔ (سورۃ نساء آیت نمبر 11)

(2) مادری بہن بھائی (ماں ایک والد الگ ہو)

1۔ میت کی اولاد بیٹے بیٹیاں نہ ہوں۔

2۔ میت کی اصل باپ دادا نہ ہوں۔

3۔ مادری بہن یا بھائی ایک سے زائد ہوں تو ایک تہائی حصہ ملے گا اور آپس میں لڑکے لڑکی کو برابر حصہ ملے گا نہ کہ ایک لڑکے کو دو لڑکیوں کے برابر حصہ دیا جائیگا۔ اللہ رب العزت فرماتے ہیں

''پس اگر ہوں وہ ایک سے زائد تو وہ سب شریک ہونگے ایک تہائی میں''۔

(سورۃ نساء آیت نمبر 14)

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

سدس (چھٹا حصہ) $\frac{1}{6}$

(1) ماں

1۔ جب میت کی اولاد ہو۔

2۔ یا ایک سے زائد میت کے بہن بھائی ہوں تو ماں کو چھٹا حصہ ملے گا۔

اللہ رب العزت فرماتے ہیں

"ماں باپ میں سے ہر ایک کیلئے چھٹا حصہ ہے اس مال سے جو چھوڑا ہے اگر میت کی اولاد ہو۔ (سورۃ النساء آیت نمبر 11)

☆ پس اگر ہوں میت کے بھائی تو اسکی ماں کیلئے چھٹا حصہ ہے۔

(سورۃ النساء آیت نمبر 11)

(2) والد

1۔ جب میت کی اولاد بیٹے بیٹیاں ہوں تو والد کو چھٹا حصہ ملے گا۔

اللہ رب العزت فرماتے ہیں۔

"والدین کے لئے چھٹا حصہ ہے اگر میت کی اولاد بیٹے بیٹیاں ہوں۔

(سورۃ نساء آیت نمبر 11)

☆ اگر صرف بیٹیاں ہوں تو چھٹا حصہ بھی ملے گا اور باقی بچا ہوا مال بھی ملے گا۔

(3) پوتی

1۔ جب صرف بیٹی ہو اور نصف لے رہی ہوگی تو پوتی کو چھٹا حصہ ملے گا

اگرچہ وہ ایک سے زائد ہوں چھٹے حصے میں برابر شریک کار رہونگی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بخاری میں حدیث ہے

''فیصلہ دیا اللہ کے نبی نے بیٹی کو آدھا دیا جائے اور پوتی کو چھٹا حصہ دیا جائے اور باقی بچنے والا مال بہن کو دیا جائے۔'' (بخاری حدیث نمبر6736، ابوداؤد# 2890)

(4) علاتی بہن (والد ایک ماں الگ ہو) پدری بہن

1۔ جب حقیقی بہن نصف لے رہی ہو تو علاتی بہن کو چھٹا حصہ ملے گا۔

2۔ میت کی اولاد بیٹے پوتے بیٹیاں پوتیاں نہ ہوں نیچے تک

3۔ جب میت کی اصل باپ دادا نہ ہوں اوپر تک

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

''بے شک حقیقی بہن بھائی زیادہ لائق ہے کہ وارث ہوں علاتی (پدری) بہن بھائیوں کے مقابلے میں''۔ (ترمذی حدیث نمبر2095)

(5) دادی

1۔ جب میت کی ماں نہ ہو۔

2۔ اور میت کا باپ نہ ہو دادی کو چھٹا حصہ ملے گا۔

عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس دادی آئی اور وراثت کا مطالبہ کیا تو آپ نے اسکو چھٹا حصہ دیا۔ (ترمذی حدیث نمبر2101)

(6) نانی

1۔ جب میت کی ماں موجود نہ ہو تو نانی کو چھٹا حصہ دیا جائیگا اور اگر میت کی نانی اور دادی دونوں موجود ہوں اور وارث بھی بن رہی ہوں تو دونوں کو ایک چھٹے حصے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں تقسیم کیا جائے گا۔

☆ مغیرہ بن شعبہ فرماتے ہیں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا آپ نے نانی کو چھٹا حصہ دیا تھا اور انکی اس بات کی گواہی محمد بن مسلمہ نے دی تو ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے یہی حکم جاری کیا۔ (ابوداؤد حدیث نمبر 2894)

(7) دادا

1۔ میت کے والد کی وفات ہو گئی ہو۔

2۔ میت کی اولاد بیٹے بیٹیاں ہوں تو دادا کو چھٹا حصہ ملے گا۔

☆ میت کی صرف بیٹیاں ہوں تو دادا کو چھٹا حصہ بھی ملے گا اور بچا ہوا مال بھی ملے گا۔

(8) مادری بھائی

1۔ جب وہ اکیلا ہو۔

2۔ میت کی اصل باپ دادا نہ ہوں۔

3۔ میت کی فرع بیٹے پوتے بیٹیاں پوتیاں نہ ہوں۔

(9) مادری بھن

1۔ جب وہ اکیلی ہو۔

2۔ میت کی فرع بیٹے بیٹیاں نہ ہوں۔

3۔ میت کی اصل باپ دادا نہ ہوں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ورثاء اور انکے حصے

والد کی مکمل حالتیں

1۔ جب میت کی اولاد بیٹے بیٹیاں یا پوتے پوتیاں ہوں تو والد کو چھٹا حصہ دیا جائیگا۔

2۔ جب میت کی اولاد میں سے صرف بیٹیاں ہوں تو والد کو چھٹا حصہ ملے گا اور وارثوں پر مال تقسیم ہونے کے بعد باقی ماندہ مال بھی ملے گا۔

3۔ جب میت کی اولاد بیٹے بیٹیاں نیچے تک نہ ہوں تو وارثوں پر مال تقسیم ہونے کے بعد باقی مال میت کے والد کو ملے گا۔

☆ جب والد نہ ہو تو دادا کیلئے بھی یہ تین صورتیں ہونگی۔

بیٹے کی مکمل صورتیں

1۔ بیٹا اکیلا ہوگا تو تمام مال کا مالک ہوگا۔

2۔ ایک سے زائد ہونگے تو برابر تقسیم ہوگا۔

3۔ بیٹے بیٹیاں ہوں تو ایک بیٹے کو دو بیٹیوں کے حصے کے برابر دیا جائیگا۔ بقایا وارثوں کو مال تقسیم کرنے کے بعد تمام مالیت بیٹوں بیٹیوں میں تقسیم ہوگی۔

☆ بیٹے کی موجودگی میں بہن بھائی چچا کزن پوتے پوتیاں نواسے نواسیاں محروم ہوجاتے ہیں کچھ بھی حصہ نہیں ملتا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

☆ کوئی بھی وارث بیٹے کے حصے میں کمی نہیں کر سکتا اور نہ ہی محروم کر سکتا ہے۔

☆ جب میت کا بیٹا نہ ہو تو یہ صورتیں پوتے کیلئے بھی ہیں۔

☆ جب مرنے والے کا بیٹا، پوتا نیچے تک نہ ہوں اور والد، دادا اوپر تک نہ ہوں تو یہ تین حالتیں میت کے بھائی کیلئے ہیں۔ جب حقیقی بھائی نہ ہوں تو علاتی بھائیوں کیلئے ہیں

☆ جب مرنے والے کا بیٹا پوتا نیچے تک نہ ہوں اور باپ دادا اوپر تک نہ ہو اور بھائی بھی نہ ہوں تو میت کے چاچا کیلئے یہ تمام صورتیں ہونگی۔

☆ جب حقیقی چاچا نہ ہوں تو پدری چاچا کیلئے یہ صورتیں ہیں۔

بیٹی کی مکمل صورتیں

1۔ نصف — جب اکیلی ہو اور بیٹا بھی نہ ہو۔

2۔ ثلثان — جب ایک سے زائد ہوں اور بیٹا بھی نہ ہو۔

3۔ عصبہ — جب بیٹا بھی ہو۔

☆ کوئی بھی وارث بیٹی بیٹے کے حصے میں کمی نہیں کر سکتا اور نہ ہی محروم کر سکتا ہے۔

پوتی کی مکمل قسمیں

1۔ نصف — جب اکیلی ہو اور پوتا بھی نہ ہو۔

2۔ ثلثان — جب ایک سے زائد ہوں اور پوتا بھی نہ ہو۔

3۔ سدس — جب میت کی بیٹی نصف لے رہی ہو۔

4۔ عصبہ بالغیر — جب پوتی کے ساتھ پوتا بھی ہو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

5۔ عصبہ ایک سے زائد بیٹیوں کی موجودگی میں اور پوتا بھی ہو۔

6۔ محروم بیٹے کی موجودگی میں یا ایک سے زائد بیٹیوں کی موجودگی میں

ماں کی مکمل صورتیں

1۔ سدس جب میت کی اولاد یا ایک سے زیادہ بھائی بہن ہوں۔

2۔ ثلث جب میت کی اولاد یا ایک سے زائد بھائی بہن نہ ہوں۔

3۔ ثلث باقی جب مرنے والے کے ماں باپ کے علاوہ میاں یا بیوی ہوں تو ماں کو باقی بچنے والا ثلث ملے گا جو ایک تہائی سے کم ہوگا۔

☆ مرنے والے کی والدہ نہ ہو تو نانی کیلئے یہ صورتیں ہیں۔

☆ مرنے والے کے والد والدہ اور دادا نہ ہو تو یہ صورتیں دادی کیلئے بھی ہیں۔

☆ نانی دادی وارث بن رہی ہوں تو دونوں کو ایک حصے میں شریک کیا جائیگا۔

حقیقی بہن کی مکمل حالتیں

1۔ نصف جب اکیلی ہو اور بھائی بھی نہ ہو۔ میت کی اصل فرع نہ ہو

2۔ ثلثان جب ایک سے زائد ہوں۔ میت کی اصل فرع بھی نہ ہو

3۔ عصبہ بالغیر جب حقیقی بھائی بھی ساتھ ہو اور میت کی اصل فرع بھی نہ ہو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

4۔ عصبہ مع الغیر — جب بیٹی یا پوتی ایک یا ایک سے زائد ہوں۔ اور میت کا مذکر وارث حقیقی بہن سے اوپر کوئی نہ ہو۔

5۔ محروم — جب میت کا بیٹا ہو یا پوتا ہو یا والد ہو یا دادا ہو۔

پدری بہن کی مکمل قسمیں

☆ نصف — جب اکیلی ہو اور میت کی اصل فرع نہ ہو اور حقیقی بہن بھائی بھی نہ ہو۔

☆ ثلثان — جب ایک سے زائد ہوں۔

☆ عصبہ بالغیر — جب علاتی بھائی بھی ہو۔

☆ سدس — ایک حقیقی بہن کی موجودگی میں جب وہ نصف لے رہی ہوگی۔

☆ عصبہ مع الغیر — ایک سے زائد بیٹی یا پوتی کی موجودگی میں اور میت کا مذکر وارث پدری بہن سے اوپر کا کوئی نہ ہو۔

☆ محروم — میت کے والد یا دادا یا بیٹے یا پوتے یا حقیقی بھائی کی موجودگی میں پدری بہن بھائی محروم ہوتے ہیں۔ حقیقی بہن جب عصبہ مع الغیر ہو تو پدری بہن بھائی محروم ہوتے ہیں۔ دو حقیقی بہنیں جب دو تہائی لے رہی ہوں تو پدری بہن محروم ہوگی۔ مگر پدری بھائی بھی ہو تو عصبہ ہوگی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شوھر کی مکمل صورتیں

☆ نصف جب بیوی کی اولاد نہ ہو۔

☆ ربع جب بیوی کی اولاد ہو۔

بیوی کی مکمل صورتیں

☆ ربع جب شوہر کی اولاد نہ ہو۔

☆ ثمن جب شوہر کی اولاد ہو۔

مادری بھن بھائی کی مکمل صورتیں

☆ سدس مادری بہن یا بھائی اکیلا ہو۔

میت کی اولاد و بیٹے بیٹیاں پوتے پوتیاں نہ ہوں۔

میت کے والد اور دادا بھی نہ ہوں۔

☆ ثلث مادری بہن بھائی ایک سے زائد ہوں۔

میت کی اولاد نہ ہو نیچے تک۔

میت کے والد اور دادا بھی نہ ہوں۔

☆ مادری بہن بھائی میں برابر تقسیم ہوگا نہ کہ ایک لڑکے کو دو لڑکیوں کے برابر دیا جائیگا۔

عصبہ

عصبہ کے لفظی معنی مضبوط کرنے جماعت اور جوڑنے کے ہیں۔

عصبہ کی تعریف: میت کے وہ قریبی رشتہ دار جن کا قرآن حدیث سے میت کے مال

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں سے کوئی حصہ مقرر نہیں ہے۔

اصحاب الفروض کو دینے کے بعد بچا ہوا مال لیتے ہیں اگر نہیں بچتا تو محروم ہو جاتے ہیں اور اگر اصحاب الفروض میں سے کوئی بھی نہ ہو تو یہ تمام مال لے لیتے ہیں۔

عصبہ کی چار قسمیں ہیں۔

(1) عصبہ باالنفس

میت کے وہ مرد رشتہ دار جو اسکی نسل و خاندان کے قریب ترین ہیں اور درمیان میں کسی عورت کا واسطہ نہ آئے وہ تقریباً بارہ ہیں۔

(1) بیٹا (2) پوتا (3) باپ (4) دادا

(5) حقیقی بھائی (6) پدری بھائی (7) حقیقی بھائی کا بیٹا

(8) پدری بھائی کا بیٹا (9) حقیقی چچا (10) پدری چاچا

(11) حقیقی چاچا کا بیٹا (12) پدری چاچا کا بیٹا

1۔ بیٹا: مرنے کے بعد پوتا اسکے بعد پر پوتا نیچے تک

☆ بیٹے کی موجودگی میں چچا، بھائی، کزن، بہنیں، پوتے، پوتیاں محروم ہیں۔

2۔ باپ: مرنے کے بعد دادا اسکے بعد پر دادا اوپر تک

☆ باپ جب عصبہ بنے گا جب بیٹا نہ ہو ورنہ چھٹا حصہ ملے گا۔

3۔ بھائی: مرنے کے بعد بھتیجا اسکے بعد علاتی بھائی وہ نہ ہو تو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

علاتی بھائی کا بیٹا

☆ بھائی جب عصبہ بنے گا جب بیٹا باپ نہ ہوں۔ بیٹے اور والد کی موجودگی میں محروم ہونگے۔

4۔ چچا: چچا نہ ہو تو چچا کا بیٹا اسکے بعد پدری چچا، اس کے بعد پدری چچا کا بیٹا

☆ چچا اس وقت وارث ہوگا جب میت کی اولاد نہ ہو اور نہ ہی میت کے والد ہوں اور نہ ہی میت کا بھائی ہو نیچے تک تو چچا عصبہ بنے گا۔ کسی ایک بھی وارث کے ہونے پر چچا محروم ہوگا۔

(2) عصبہ بالغیر

وہ چار عورتیں جو اگر اکیلی ہوں تو نصف لیتی ہیں اگر ایک سے زیادہ ہوں تو ثلثان دو تہائی لیتی ہیں اور جب انکے ساتھ انکا بھائی بھی ہو تو یہ عصبہ بن جاتی ہیں اور اسکو عصبہ بالغیر کہتے ہیں۔ (1) بیٹی (2) پوتی (3) حقیقی بہن (4) علاتی بہن

اور ان میں تقسیم ایک مرد کو دو عورتوں کے برابر حصہ دیا جائیگا اور انکے سروں کے حساب سے مال کے حصے ہونگے مگر ایک مرد کی جگہ دو عدد اور ایک عورت کی جگہ ایک عدد شمار کیا جائیگا۔

مثال کے طور پر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

6 بیٹیاں اور 3 بیٹے ہیں

3 بیٹوں کے عدد کی جگہ 6 شمار کریں گے اور 6 بیٹیوں کی جگہ 6 ٹوٹل 12 ہوئے اسی طرح مال کے بھی 12 حصے ہونگے ایک حصہ ایک لڑکی کا اور دو حصے ایک لڑکے کیلیئے ہونگے۔

(3) عصبہ مع الغیر

وہ عورت جو کسی دوسری عورت کی وجہ سے وارث بنے اس میں صرف حقیقی بہنیں اور پدری بہن ہیں جس وقت ایک یا ایک سے زائد بیٹی یا پوتی کے ساتھ آئیں۔ اور میت کا مذکر قریبی وارث حقیقی یا پدری بہن سے اوپر کا نہ ہو تو وارث بنتی ہیں۔

(4) عصبہ سببی

آزاد کردہ غلام وفات پائے اور اسکا کوئی بھی وارث نہ ہو تو اسکو آزاد کرنے والا اس کا مالک اس کا وارث بنے گا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

"دراصل درحقیقت ولاء آزاد کرنے والے کیلیئے ہے"۔ (بخاری حدیث نمبر 1493)

☆ اگر مالک کا بھی کوئی رشتہ دار نہ ہو تو آزاد کردہ غلام وارث بنے گا۔

(ابن ماجہ حدیث نمبر 2741)

☆ اگر کوئی وارث نہ ہو تو جسکے ہاتھ پر اسلام قبول کیا ہے وہ وارث ہوگا۔

(ابوداؤد حدیث نمبر 2918)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اصل مسئلہ

وہ عدد جس سے فرضی (مقرر) حصے بغیر کسر کے نکالے جائیں اسے اصل مسئلہ یا مخرج یا راس المسئلہ کہتے ہیں۔

نصف کا اصل مسئلہ = 2

ثلثان کا اصل مسئلہ = 3

ربع کا اصل مسئلہ = 4

ثمن کا اصلہ مسئلہ = 8

ثلث کا اصلہ مسئلہ = 3

سدس کا اصل مسئلہ = 6

اصل مسئلہ کے اصول

کوئی بھی اصل مسئلہ مندرجہ ذیل سات عددوں میں سے کوئی ایک ہوگا

24 - 12 - 8 - 6 - 4 - 3 - 2

(1) اگر کوئی ایک فرد ہوگا تو تمام مال اس کا ہوگا۔ ردّ میں دوبارہ دے کر

(2) اگر ایک گروپ کے 4 سے 5 افراد جمع ہوجائیں تو مسئلہ انکے سروں کی گنتی کے حساب سے ہوگا مگر لڑکے کے سر کے بدلے 2 گنے جائیں گے اور لڑکی کیلئے ایک شمار کیا جائیگا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مثال کے طور پر 3 بیٹیاں اور 2 بیٹے

2 بیٹے کی جگہ 4 عدد اور 3 بیٹیوں کی جگہ 3 عدد ٹوٹل 7 کا عدد ہوا

اصل مسئلہ بھی 7 سے بنے گا

اور کل مال کے سات حصے ہونگے ایک حصہ ایک لڑکی کو ملے گا۔ اور دو حصے ایک لڑکے کو ملیں گے۔

(3) ایک سے زائد مختلف حصوں والے جمع ہو جائیں تو ایسے عدد کو اصل مسئلہ بنائیں کہ جسکے ذریعے ہر فریق کا حصہ تقسیم ہو جائے بغیر کسی کسر کے

مثال کے طور پر

(1) نصف ثلثان اور سدس لینے والے ہوں تو اصل مسئلہ 6 پر بنے گا۔

(2) ربع ثلثان اور سدس لینے والے ہوں تو اصل مسئلہ 12 پر بنے گا۔

(3) ثمن ثلثان اور سدس لینے والے جمع ہو جائیں تو اصل مسئلہ 24 پر بنے گا۔

اعداد میں نسبت اور اصل مسئلہ

جب کسی مسئلہ میں ایک سے زیادہ اصحاب الفروض ہوں یا کسی ایک فریق میں کسر واقع ہو یا وراثت تقسیم کرتے ہوئے کسی غلطی کو معلوم کرنا ہو تو مندرجہ ذیل چار قسموں کے ساتھ مدد لی جاتی ہے اور مسئلہ درست ہو جاتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(1) تماثل

دو عدد ایک جیسے ایک دوسرے کے مساوی ہوں تو اسے تماثل (ایک جیسا) کہتے ہیں۔

مثال کے طور پر 6 = 6 یا سدس = سدس

جب تماثل ہوگا تو ایک عدد کو لے کر اصل مسئلہ بنائیں گے یا ایک کو لے کر اوپر والی نسبت دیکھیں گے۔ مثال کے طور پر

سدس = سدس دونوں میں سے ایک کا ہندسہ 6 چھ لے لیا اس سے اوپر ثمن ہے تو دیکھیں گے ثمن اور سدس میں کیا نسبت ہے۔ اس میں نسبت توافق کی ہے اس لئے ایک کے آدھے کو دوسرے کے پورے میں ضرب دینگے اور حاصل جواب 24 اصل مسئلہ ہوگا۔

24

$\frac{1}{8}$	بیوی	3
$\frac{1}{6}$	نانی	4
$\frac{1}{6}$	باپ	4
عصبہ	بیٹا	13

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(2) تداخل

دوعددوں میں سے ایک چھوٹا اور دوسرا بڑا ہو چھوٹا عدد بڑے عدد پر پورا تقسیم ہو جائے۔

مثال کے طور پر ثلث سدس 6 = 3 3+2=6

ربع ثمن 8 = 4 4+2+8

☆ نصف اور ثمن ہوں تو نسبت تداخل ہے کیونکہ نصف کی نسبت 2 ہے اور ثمن کی نسبت 8 ہے۔

دو کا عدد آٹھ پر مکمل تقسیم ہو گیا ہے۔ 2+4=8

☆ اسی طرح ثلث کی نسبت 3 ہے اور سدس کی نسبت 6 ہے تین مکمل تقسیم ہو گیا چھ عدد پر 3+2=6

جب تداخل ہوگا تو بڑے عدد کو لیکر اصل مسئلہ بنائیں گے یا بڑے عدد کو لیکر اوپر والے عدد میں نسبت دیکھیں گے۔

تداخل کی مثال		4
$\frac{1}{4}$	شوہر	1
$\frac{1}{2}$	بیٹی	2
عصبہ	پوتا	1

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(3) توافق

دو عدد نہ ایک جیسے ہوں اور نہ ہی چھوٹا عدد بڑے عدد پر پورا تقسیم ہو بلکہ کوئی تیسرا عدد دونوں کو تقسیم کرے اسے نسبت توافق کہتے ہیں۔

مثال کے طور پر 8=6 سدس اور ثمن

دونوں نہ تو ایک جیسے ہیں اور نہ ہی چھ کا عدد آٹھ پر تقسیم ہو سکتا ہے بلکہ تیسرا عدد 2 آ کر دونوں پر تقسیم ہوگا۔

2+3=6
2x4=8

جب کسی عدد میں نسبت توافق ہو تو اسکے آدھے عدد کو لیں گے یا کسی عدد کی بحث کے اختتام پر نسبت توافق آ کر رکتی ہے تو ایک عدد کے آدھے ہندسے کو دوسرے عدد کے مکمل ہندسے میں ضرب دینگے اور حاصل جواب اصل مسئلہ ہوگا۔

مثال کے طور پر سدس اور ثمن ہیں

سدس 6 x 4 = 24
ثمن 8 x 3 = 24

24		توافق کی مثال
3	بیوی	$\frac{1}{8}$
5 / 4	والد	عصبہ/ $\frac{1}{6}$
12	بیٹی	$\frac{1}{2}$

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(4) تباین

دوعدد نہ ایک جیسے ہوں اور نہ ہی چھوٹا عدد بڑے عدد میں پورا داخل ہو رہا ہو اور نہ ہی تیسرا عدد آ کر اسکو تقسیم کر سکتا ہو تو اسکو تباین کہتے ہیں۔

مثال کے طور پر نصف اور ثلث = 3 - 2

اگر نسبت تباین ہے تو ایک عدد کے مکمل ہندسہ کو دوسرے عدد کے مکمل ہندسے میں ضرب دی جائے اور حاصل جواب اصل مسئلہ ہوگا۔

تباین کی مثال		7 / 6
$\frac{1}{2}$	شوہر	3
$\frac{1}{3}$	ماں	2
$\frac{1}{3}$	12 اخیافی بھائی	2

اصل مسئلہ کی قسمیں

جب آپ حصے تقسیم کریں اور اصل مسئلہ درست نکالیں اور تمام حصے داروں کو انکا حصہ دیں اور اصل مسئلہ پر تقسیم کریں اور تمام حصہ داروں کو انکا حصہ دینے کے بعد اسکو جمع کریں اس میں تین صورتوں میں کوئی ایک وجہ سامنے آئیگی۔

(1) اصل مسئلہ کے مطابق تمام کے حصے تقسیم ہو جائیں گے اور تمام کو جمع کریں گے تو اصل مسئلہ کے مطابق ہندسہ ہوگا۔

(2) تمام حصے تقسیم کر کے جمع کریں گے تو وہ اصل مسئلہ سے بڑھا ہوگا اور اسکو عول

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہتے اور جو حاصل جمع جواب ہوگا پھر اس کو اصل مسئلہ شمار کیا جائیگا اور کل رقم کے عول اصل مسئلہ کے مطابق حصے ہونگے یا تقسیم کیا جائیگا۔

(3) تمام حصے داروں کو حصہ دینے کے بعد جب آپ تمام کے جواب کو جمع کریں گے تو وہ اصل مسئلہ سے کم ہو تو باقی ماندہ حصہ دوبارہ دینے کو ردّ کہتے ہیں۔

دوبارہ وراثت دینا

اصحاب الفروض کو حصے تقسیم کرنے کے بعد اصل مسئلہ سے بچ جانے والی تعداد یا رقم کو اصحاب الفروض پر دوبارہ تقسیم کیئے جانے کو رد کہتے ہیں۔ عصبہ کی موجودگی میں باقی بچ جانے والا مال عصبہ کا ہوتا ہے۔

دوبارہ وراثت لینے والے وارث

1) بیٹی	2) پوتی	3) والدہ	4) دادی
5) نانی	6) حقیقی بہن	7) پدری بہن	8) مادری بہن

اسکی دو قسمیں ہیں

1) جنکو دوبارہ نہیں دیا جاتا وہ دو ہیں شوہر اور بیوی۔

2) جن پر دوبارہ تقسیم کیا جاتا ہے اصحابِ الفروض کے تمام اشخاص ہیں سوائے میاں بیوی کے۔

☆ جنکو دوبارہ مال دیا جاتا ہے اس میں سے کوئی ایک فریق ہو تو اصل مسئلہ اس فریق کے افراد کی تعداد کے مطابق بنایا جائے اگر میاں بیوی میں سے کوئی نہ ہو۔

☆ جن پر دوبارہ مال تقسیم کیا جائے انکی مختلف قسمیں ہوں مگر شوہر یا بیوی نہ ہوں تو وارثوں کے ملنے والے حصوں کے مجموعہ کو اصل مسئلہ قرار دینگے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور ترکہ کو اس اصل مسئلہ سے تقسیم کیا جائیگا اور حاصل جواب کو ہر فریق کے ملنے والے حصے (سھام) سے ضرب دینگے حاصل ہونے والا جواب ہر فریق کو ملنے والی رقم کی نشاندہی کریگا۔

☆ شوہر یا بیوی میں سے کوئی ایک ہو اور انکے ساتھ ایک فریق وہ بھی ہو جسکو دوبارہ مال دیا جاتا ہے تو اصل مسئلہ شوہر کے حصے سے نکالا جائے گا اور ایک حصہ شوہر کو دے کر باقی تین حصے دوسرے فریق میں مکمل تقسیم کر دیئے جائیں اگر تصحیح کی ضرورت ہو تو کی جائیگی۔

☆ شوہر یا بیوی میں سے کوئی ایک ہو اور انکے ساتھ متعدد فریق وہ بھی ہوں جنکو دوبارہ مال دیا جاتا ہے تو اصل مسئلہ بیوی کے حصے سے بنے گا آٹھ اور ایک عدد بیوی کو دیکر باقی سات عدد کو مختلف فریقوں پر مکمل تقسیم کر دیا جائے۔ اگر تصحیح کی ضرورت ہو تو تصحیح کی جائے۔

☆ عصبہ کی موجودگی میں دوبارہ دینے کی نوبت نہیں ہوتی۔

عول

لغوی معنی بلند کرنا، بڑھ جانا، زیادتی کرنا، ظلم کرنا

تعریف: اصحاب الفروض کے حصوں کی تعداد کا اصل مسئلہ سے بڑھ جانا۔

مال کم ہو اور حصے داروں کا حصہ زیادہ ہو تو حصہ داروں کے حصے کے مطابق اصل مسئلہ بنانا عول کہلاتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عول کا حکم

☆ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے سب سے پہلے عول کے ساتھ فیصلہ دیا۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے علاوہ اکثر صحابہ کا اسی پر اتفاق رہا ہے۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں عول کا حق صرف قریب کے رشتے داروں کا ہے۔

عباسؓ نے سب سے پہلے عول کا مشورہ دیا جس سے تمام صحابہؓ نے اتفاق کیا تھا اس میں عثمان غنیؓ علی بن ابی طالبؓ عبداللہ بن مسعودؓ وغیرہ شامل ہیں۔

عمر بن خطابؓ فرماتے ہیں

''مجھے قرآن سے یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ مقررہ حصے والوں میں سے کون پہلے ہے اور کون مؤخر (بعد) میں ہے مقام و مرتبہ کے لحاظ سے۔ تاکہ مقدم کو پہلے اور مؤخر کو بعد میں کر دیا جائے۔

عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں

شوہر زیادہ قریبی رشتے دار ہے اس لئے اسے پورا حصہ دیا جائے بہن یا بھائی یا چچا کمزور حصہ دار ہیں ان کے حصوں میں کمی کی جائے۔

☆ عول کے ذریعے اصل مسئلہ کے مخرج کو بڑھایا جائے تاکہ جو نقصان ہو وہ حصے داروں پر برابر اور ایک جیسا ہو اور یہی رائج عمل ہے اور امت کا بھی اس پر اتفاق ہے۔

مثلاً اصل مسئلہ 6 بنایا اور حصہ دیا شوہر اور دو بہنوں کو شوہر کو آدھا حصہ 3 ملے اور دو بہنوں کو دو تہائی 4 ملیں گے تو حاصل جواب 7 آیا اس لئے اصل مسئلہ بھی 7 شمار کریں گے

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

عول کن عدد میں واقع ہوتا ہے

(1) اصل مسئلہ 6 کا ہوگا تو تقسیم کرنے کے بعد اسکا جواب 7 بھی آسکتا ہے 8 بھی 9 بھی اور 10 بھی آسکتا ہے۔

(2) اصل مسئلہ 12 ہے تو اس کا حاصل جمع جواب 13 بھی آسکتا ہے 15 بھی اور 17 بھی آسکتا ہے۔

(3) اصل مسئلہ 24 ہے اس کا حاصل جمع جواب 27 بھی آسکتا ہے اور 32 بھی۔

☆ میت کا شوہر حقیقی بہن اور دادی ہو تو ان کا عول اصل مسئلہ 7 ہوگا۔

☆ میت کا شوہر ماں اور حقیقی بہن ہو تو ان کا عول اصل مسئلہ 8 آئیگا۔

☆ میت کا شوہر دو پدری بہنیں اور دو مادری بہنیں ہوں تو ان کا عول اصل مسئلہ 9 بنے گا۔

☆ میت کا شوہر دو حقیقی بہنیں اور دو پدری بہنیں اور دادی ہوں تو ان کا عول اصل مسئلہ 10 آئیگا۔

☆ میت کی بیوی اور ماں اور دو حقیقی بہنیں ہوں تو ان کا عول اصل مسئلہ 13 ہوگا۔

☆ میت کی بیوی دو پدری بہنیں دو حقیقی بہنیں ہوں تو ان کا عول اصل مسئلہ 15 ہوگا۔

☆ میت کی بیوی دادی اور دو حقیقی بہن اور دو مادری بہن ہوں تو ان کا عول اصل مسئلہ 17 ہوگا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

☆ میت کی بیوی بیٹی پوتی اور والدین ہوں تو ان کا عول اصل مسئلہ 27 ہوگا۔

☆ اصل مسئلہ 6 ہے اور حاصل جمع جواب 9 کی مثال ہے۔

$\frac{9}{6}$

$\frac{1}{2}$	شوہر	3
$\frac{2}{3}$	4 حقیقی بہنیں	4
$\frac{1}{3}$	3 اخیافی بہنیں	2

☆ اصل مسئلہ 12 ہے اور حاصل جمع جواب 17 کی مثال ہے۔

$\frac{17}{12}$

$\frac{1}{4}$	بیوی	3
$\frac{1}{6}$	ماں	2
$\frac{2}{3}$	حقیقی بہنیں	8
$\frac{1}{3}$	3 اخیافی بہنیں	4

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

تصحیح

لغوی تعریف

لفظی اعتبار سے تصحیح کا معنی صاف کرنے درست کرنے کے ہیں صحیح کرنا سیدھا کرنے کے ہیں۔ سقیم (بیمار) کی ضد ہے

اصطلاحی تعریف

وہ عدد اور طریقہ جس کے ذریعے وارث کا حصہ بغیر کسی کسر کے حاصل کیا جائے۔

تصحیح کی قسمیں

(1) جب ہر فریق کا حصہ بلا کسر (آدھا)/پونا/سوا) کے تقسیم ہو جائے تو تصحیح کی ضرورت نہیں ہوتی۔ کسی وارث کے حصے میں آٹھ آنے چار آنے آئے تو اسکو کسر کہتے ہیں۔

تباین کی مثال　　　　3 x 6　　　　18 =

$\frac{2}{3}$	3 بیٹیاں	4	12
$\frac{1}{6}$	ماں	1	3
عصبہ / $\frac{1}{6}$	باپ	1	3

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(2) جب کسی ایک فریق کے حصے میں کسر واقع ہو اور انکے سہام (حصے) اور عدد رؤس (سروں کی تعداد) کے درمیان توافق کی نسبت ہو تو عدد رؤس کے آدھے عدد کو اصل مسئلہ سے ضرب دی جائے اور حاصل جواب تصحیح اصل مسئلہ کہلاتا ہے۔

توافق کی مثال		5x6	30=
2/3	10 بیٹیاں	4	20
1/6	ماں	1	5
1/6	باپ	1	5

(3) جب کسر کسی ایک فریق کے حصے (سہام) میں واقع ہو اور انکے حصے (سہام) اور عدد رؤس میں نسبت تباین کی ہے تو کل عدد رؤس کو اصل مسئلہ میں ضرب دی جائے اور حاصل جواب اصل مسئلہ ہوگا۔

☆ عدد رؤس کے مکمل حصے کو جزءالسھم کہتے ہیں جس سے اصل مسئلہ کو ضرب دی گئی اس سے ہر فریق کے پہلے ملنے والے حصے (سہام) کو ضرب دی جائے تو ہر فریق کا تصحیح حصہ نکل جائے گا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

54=	9x6		تباین کی مثال
4=4=36	4	9 بیٹیاں	$\frac{2}{3}$
9	1	ماں	$\frac{1}{6}$
9	1	باپ	$\frac{1}{6}$

جب کسر ایک سے زیادہ فریق میں واقع ہو

جب کسر ایک سے زیادہ فریق کے حصے (سھام) کے درمیان واقع ہو تو ہر فریق کے عدد رؤس (سر کی تعداد) اور حصے کے درمیان نسبت دیکھیں گے۔ اگر تباین ہوگی تو مکمل عدد رؤس کو شمار کیا جائیگا اور اگر نسبت توافق کی ہے تو عدد رؤس (سر کی تعداد) کے آدھے (وفق) کو شمار کیا جائیگا۔

اور اسی طرح جن 4 فریقوں میں کسر واقع ہے انکے عدد رؤس (سر کی تعداد) اور ان کو ملنے والے حصے کے درمیان نسبت دیکھیں گے اگر توافق ہوگی تو عدد رؤس کا آدھا شمار کریں گے اور اگر تباین ہو تو عدد رؤس کے مکمل کو شمار کریں گے۔

اسی طرح تیسرے فریق اور چوتھے فریق کے عدد رؤس (سر کی تعداد) اور انکو ملنے والے حصے کے درمیان نسبت اربعہ دیکھیں گے۔ تباین ہوگی تو مکمل عدد رؤس کو شمار کریں گے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

☆ اس کے بعد ہر کسر والے فریق کے شمار کیے ہوئے عدد رؤوس کے درمیان آپس میں نسبت دیکھیں گے اگر تماثل ہوگی تو ایک کو لے لیں گے اور پھر پہلے اور تیسرے کے درمیان نسبت دیکھیں گے اگر تداخل ہو تو بڑے کو لے لیں گے اور پھر بڑے اور چوتھے کسر والے فریق کے شمار کیے ہوئے سر کی تعداد کے درمیان نسبت دیکھیں گے اگر تباین ہوگی تو ایک عدد رؤوس (سر کی تعداد) کے مکمل کو دوسرے عدد کے مکمل سے ضرب دیں گے اور حاصل جواب کو اصل مسئلہ سے ضرب دیا جائیگا اس کے بعد حاصل ہونے والا جواب تصحیح اصل مسئلہ کہلاتا ہے۔

☆ جزءالسھم عدد رؤوس کے مکمل ضرب سے حاصل جواب کو کہتے ہیں جس کو اصل مسئلہ سے ضرب دیا گیا تھا جزءالسھم کو ہر فریق کے ملنے والے پہلے حصے سے ضرب دی جائے تو حاصل جواب ہر فریق کا تصحیح سے ملنے والا حصہ ہوگا۔

(1) تصحیح میں تماثل کی مثال

جب کسر والے ایک سے زائد فریق کے شمار کیے ہوئے عدد رؤوس (سر کی تعداد) کے درمیان نسبت تماثل ہوگی تو کسی ایک کو جزءالسھم بنا کر اصل مسئلہ سے ضرب دی جائیگی اور حاصل جواب تصحیح اصل مسئلہ شمار کیا جائیگا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

1000000/- دس لاکھ روپے	18=	3x6		
666666	12	3 x 4	3بیٹیاں	2/3
166666	3	3 x 1	3دادی	1/6
166666+2	3	3 x 1	3چچا	1/6 عصبہ
1000000	18	6	ٹوٹل	

☆ میت کے مال کو کسی بھی اصل مسئلہ پر تقسیم کریں کسر واقع ہونے والے اصل مسئلہ پر یا تصحیح اصل مسئلہ پر پھر ہر ایک کے حصہ کو حاصل جواب پر ضرب دیں دونوں کا جواب ایک آئے گا یعنی تصحیح کی ضرورت نہیں اگر کیلکولیٹر سے مدد لیں۔ تصحیح کا دوسرا نام اور حل کیلکولیٹر ہے۔

(2) تصحیح میں تداخل کی مثال

جب کسر والے ایک سے زائد فریق کے شمار کئے ہوئے عدد رؤس (سروں کی تعداد) کے درمیان تداخل کی نسبت ہو تو بڑے عدد کو جزء السھم بنا کر اصل مسئلہ سے ضرب دی جائیگی اور حاصل جواب تصحیح اصل مسئلہ ہوگا۔

☆ جزء السھم کو ہر فریق کے ملنے والے پہلے حصے سے ضرب دی جائے تو ہر فریق کا حصہ نکل جائیگا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(3) تصحیح میں توافق کی مثال

جب ایک سے زائد کسر والے فریقوں کے شمار کئے ہوئے عدد رؤس (سروں کی تعداد) کے درمیان توافق کی نسبت ہو تو ایک فریق کے شمار کئے ہوئے مکمل عدد کو دوسرے فریق کے آدھے (وفق) عدد کی تعداد سے ضرب دیا جائیگا اور حاصل جواب اور اگلے فریق کے عدد رؤس کے درمیان نسبت دیکھی جائے اگر دوبارہ بھی توافق ہے حاصل جواب کے آدھے (وفق) کو تیسرے فریق کے مکمل شمار کئے ہوئے عدد رؤس سے ضرب دی جائے اور اسی طرح حاصل جواب اور چوتھے کسر والے فریق کے درمیان نسبت دیکھیں گے اگر دوبارہ نسبت توافق ہے تو حاصل جواب کے آدھے (وفق) کو چوتھے فریق کے مکمل عدد سے ضرب دی جائیگی اور حاصل جواب جزء السھم کہلاتا ہے جزء السھم کو اصل مسئلہ سے ضرب دی جائیگی اور حاصل جواب تصحیح اصل مسئلہ کہلاتا ہے۔

(4) تصحیح میں تباین کی مثال

جب ایک سے زائد کسر والے فریقوں کے شمار کئے ہوئے عدد رؤس کے درمیان نسبت تباین کی ہو تو ایک فریق کے مکمل عدد کو دوسرے فریق کے مکمل شمار کئے ہوئے عدد رؤس سے ضرب دی جائے اور حاصل جواب اور تیسرے فریق کے عدد کے درمیان نسبت دیکھیں گے اگر دوبارہ نسبت تباین ہوگی تو حاصل جواب کے مکمل کو تیسرے فریق کے مکمل عدد رؤس سے ضرب دی جائے اور پھر حاصل ہونے والے جواب اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چوتھے فریق کے شمار کئے ہوئے عدد کے درمیان نسبت تباین کی ہے تو حاصل جواب کے مکمل کو چوتھے فریق کے مکمل عدد روؤس سے ضرب دیں گے اور حاصل جواب جزء السھم کھلاتا ہے۔

جزء السھم کو اصل مسئلہ سے ضرب دینگے اور حاصل جواب تصحیح اصل مسئلہ کھلاتا ہے۔

☆ جزء السھم کو ہر فریق کے ملنے والے پہلے حصے سے ضرب دی جائے جو حاصل جواب ہوگا وہ ہر فریق کا درست حصہ ہے۔

☆ عدد روؤس اور انکے کسر واقع ہونے والے حصے کے درمیان صرف دائیں بائیں تباین اور توافق نسبت اربعہ دیکھیں گے اور ایک سے زائد کسر واقع ہونے والے فریقوں کے شمار کئے ہوئے عدد روؤس میں اوپر سے نیچے یا نیچے سے اوپر نسبت اربعہ دیکھیں گے اور اصحاب الفروض کے حصوں میں نسبت اربعہ اوپر یا نیچے سے شمار کریں گے۔

مال تقسیم کرنے کا طریقہ

☆ جب میت کا ایک ہی وارث ہو تو وہ اکیلا تمام مال کا وارث ہوگا

☆ جب میت کے وارث ایک فریق سے تعلق رکھتے ہوں تو ان کی سروں کی تعداد کے حساب سے اصل مسئلہ بنے گا لیکن لڑکی کے لئے ایک شمار کیا جائے گا اور ایک لڑکے کے لئے دو شمار کئے جائیں گے مثال کے طور پر میت کے پانچ بیٹے اور چار بیٹیاں ہیں چار بیٹیوں کی جگہ چار عدد شمار کیا جائے گا اور پانچ بیٹوں کی جگہ دس عدد شمار کئے جائیں گے کل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مال کے چودہ حصے بنے گے ایک حصہ ایک لڑکی کو دیا جائے گا اور دو حصے ایک لڑکے کو دیے جائیں گے۔

☆ جب میت کے وارث مختلف فریق سے تعلق رکھتے ہوں ان کے حصے نکالے جائیں۔ اگر کسی فریق کی تعداد اور ملنے والے حصے کی تعداد میں فرق (کسر) ہو تو تصحیح سے درست کیا جائے گا۔

میت کا گھر گاڑی مکان پیسے کاروبار دیت کے ملنے والے پیسے تمام کی قیمت لگائی جائیگی اس وقت کے حساب سے۔ جس وقت تقسیم کیا جارہا ہے کل قیمت کو اصل مسئلہ پر تقسیم کردیا جائے اور حاصل جواب کو ہر فریق کے ملنے والے حصے سے ضرب دیا جائے اور حاصل ہونے والا جواب ہر فریق کو ملنے والے پیسے ہیں۔

☆ اگر اصل مسئلے پر عول ہے تو کل قیمت مال کو عول والے اصل مسئلے سے تقسیم کیا جائے اور حاصل جواب کو ہر فریق کے ملنے والے حصے سے ضرب دیا جائے حاصل جواب ہر ایک کا حصہ ہوگا۔

☆ اگر تقسیم کرنے کے بعد مال بچ گیا ہے وہ دوبارہ تقسیم ہوگا وارثوں میں۔

☆ اگر اصل مسئلہ کے بعد تصحیح ہوئی ہے تو تصحیح والے اصل مسئلے سے کل قیمت کو تقسیم کیا جائے اور حاصل جواب کو ہر فریق کو تصحیح سے ملنے والے حصے سے ضرب دی جائے اور حاصل ہونے والا جواب ہر فریق کو ملنے والے پیسے ہونگے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کیلکولیٹر اور تصحیح

☆ کسی ایک یا ایک سے زائد فریق کو ملنے والے حصے اور انکی تعداد میں کسر واقع ہو اور آپ اسکی تصحیح کریں۔ اس کے بعد تصحیح والے اصل مسئلے پر میت کے کل مال کو تقسیم کریں اور ہر فریق کو تصحیح سے ملنے والے عدد سے ضرب دیں حاصل جواب سے ہر ایک فریق کو جو پیسے ملیں گے۔

☆ اگر آپ پہلے والے اصل مسئلے کے ساتھ تقسیم کریں جس میں کسر وقع ہوئی ہے اور حاصل جواب کو ہر فریق کے کسر والے حصے سے ضرب دی جائے تو دونوں کا حاصل جواب ایک ہوگا۔ کوئی بھی فرق نہیں ہوگا تصحیح کا مسئلہ صرف اس لئے ہے کہ اس دور میں کیلکولیٹر نہیں تھا اس لئے تقسیم کرنے کے لئے تصحیح کا سہارا لیا گیا ہے۔

☆ وراثت کا علم بہت ہی آسان ہے مگر جتنا آسان ہے اتنا ہی نازک بھی ہے ایک چھوٹی سی غلطی سے حقدار محروم ہو جاتا ہے اور محروم حقدار بن جاتے ہیں اس لئے فتویٰ دیتے وقت کچھ بار سوچ سمجھ کر ہر بات پوچھنا چاہیے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دس لاکھ روپے وراثت کی تقسیم

		=3x6	÷18	1000000
$\frac{2}{3}$	6 بیٹیاں	3x4	12	666664
عصبہ/ $\frac{1}{6}$	والد	3x1	3	166670
$\frac{1}{6}$	نانی	3x1	3	166666
	ٹوٹل	6	18	1000000

☆ میت کے مال کو چھ (سدس) پر تقسیم کریں حاصل جواب 166666 روپے والد کا حصہ ہے۔اور اسی طرح نانی کو 166666 روپے دیئے جائیں گے۔

☆ میت کے مال کا دو تہائی 666664 روپے چھ بیٹیوں کو دیا جائیگا۔

666664 روپے چھ عدد پر تقسیم کریں حاصل جواب 111110 روپے ایک بیٹی کا حصہ ہے۔

☆ باقی بچنے والے چار روپے والد کو دیئے جائیں گے کیونکہ وہ عصبہ بھی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

☆ نانی اور والد کے حصے سدس اور سدس میں نسبت تماثل ہے اس لئے ایک کو لیں گے پھر والد اور بیٹیوں کے حصے سدس اور ثلثان میں نسبت تداخل ہے اس لئے 6 عدد اصل مسئلہ ہوا۔

پانچ لاکھ روپے وراثت کی تقسیم

500000	÷21	$=3\times\frac{7}{6}$		
285712	12	3x4	6 بہنیں	$\frac{2}{3}$
71428	3	3x1	دادی	$\frac{1}{6}$
142856	6	3x2	3 مادری بھائی	$\frac{1}{3}$
499996	21	7	ٹوٹل	

☆ پانچ لاکھ روپے سات عدد پر تقسیم کریں حاصل جواب 71428 روپے دادی کا حصہ ہے۔

☆ 71428 روپے دو عدد پر ضرب دیں حاصل جواب 142856 روپے تین مادری بھائیوں کا حصہ ہے۔ تین پر تقسیم کریں حاصل جواب 47618 روپے ایک مادری بھائی کا حصہ ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

☆ 71428 روپے چار عدد پر ضرب دیں حاصل جواب 285712 روپے چھ بہنوں کا حصہ ہے۔ چھ عدد پر تقسیم کریں حاصل جواب 47618 روپے ایک بہن کا حصہ ہے۔

☆ باقی بچنے والے چار روپے میت کی طرف سے صدقہ کر دیئے جائیں کیونکہ دوبارہ تقسیم ممکن نہیں ہے۔

☆ مادری بھائی اور دادی کے حصے ثلث اور سدس میں نسبت تداخل ہے اس لئے بڑے عدد سدس کو لیں گے پھر دادی اور بہنوں کے حصے سدس اور ثلثان میں نسبت تداخل ہے جب تداخل ہوتا ہے تو بڑے عدد کو اصلہ مسئلہ بناتے ہیں۔

پانچ لاکھ روپے وراثت کی تقسیم

500000	÷ 24		
115384	3	بیوی	$\frac{1}{8}$
307692	16	4 بیٹیاں	$\frac{2}{3}$
76923+8	5 = 1+4	دادا	$\frac{1}{6}$ عصبہ/
500000	24	ٹوٹل	

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

☆ پانچ لاکھ روپے چوبیس عدد پر تقسیم کریں حاصل جواب 20833 روپے تین عدد پر ضرب دیں حاصل جواب 62499 روپے مرنے والے کی بیوی کا حصہ ہے۔

☆ حاصل تقسیمی جواب 20833 روپے سولہ عدد پر ضرب دیں حاصل جواب 333328 روپے مرنے والے کی چار بیٹیوں کا حصہ ہے۔ چار عدد پر تقسیم کریں حاصل جواب 83332 روپے ایک بیٹی کا حصہ ہے۔

☆ حاصل تقسیمی جواب 20833 روپے پانچ عدد پر ضرب دیں حاصل جواب 104165 روپے مرنے والے کے دادا کا حصہ ہے۔

☆ باقی بچنے والے آٹھ روپے دادا کو ملیں گے کیونکہ وہ عصبہ بھی ہے۔

☆ دادا اور بیٹیوں کے حصے سدس اور ثلثان میں نسبت تداخل ہے اس لئے بڑے عدد کو لے کر اوپر والی نسبت دیکھیں گے۔ سدس اور ثمن میں نسبت توافق ہے اس لئے ایک عدد کے مکمل 8 کو دوسرے عدد کے آدھے 3 سے ضرب دیں گے حاصل جواب 24 اصل مسئلہ ہوگا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دس لاکھ روپے وراثت کی تقسیم

		÷ 24	1000000
1/8	بیوی	3	1244998
عصبہ 1/6	5 چچا	5=1+4	208330+15
2/3	4 بیٹیاں	16	666656
	ٹوٹل	24	999999

☆ میت کے مال دس لاکھ روپے کو چوبیں عدد پر تقسیم کریں۔ حاصل جواب 41666 روپے تین عدد پر ضرب دیں حاصل جواب124998 روپے مرنے والے کی بیوی کا حصہ ہے۔

☆ دس لاکھ روپے چوبیں عدد پر تقسیم کرنے کے بعد حاصل جواب 41666 روپے کو سولہ عدد پر ضرب دیں حاصل جواب666656روپے چار بیٹیوں کا حصہ ہے۔ چار عدد پر تقسیم کریں حاصل جواب166664 روپے ایک بیٹی کا حصہ ہے۔

☆ دس لاکھ روپے کو چوبیں عدد پر تقسیم کریں حاصل جواب41666روپے پانچ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

عدد پر ضرب دیں حاصل جواب208330روپے پانچ چچا کا حصہ ہے۔ پانچ عدد پر تقسیم کریں حاصل جواب41666روپے ایک چچا کا حصہ ہے۔

☆ باقی بچ جانے والے سولہ روپے میں سے پندرہ روپے مرنے والے کے چچا میں تقسیم ہونگے اور ایک روپیہ صدقہ کر دیا جائے۔ کیونکہ دوبارہ تقسیمی ممکن نہیں ہے۔

پانچ کروڑ روپے وراثت کی تقسیم

		24	÷	50000000
$\frac{1}{8}$	بیوی	3		6250000
$\frac{2}{3}$	7بیٹیاں	16		33333333
عصبہ	1بھائی	5		10416674
	ٹوٹل	24		50000000

☆ میت کے مال پانچ کروڑ روپے کو چوبیں عدد پر تقسیم کریں حاصل جواب 2083333روپے تین عدد پر ضرب دیں حاصل جواب6249999روپے مرنے والے کی بیوی کا حصہ ہے۔

☆ پانچ کروڑ روپے چوبیں عدد پر تقسیم کرنے سے حاصل جواب2083333

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

روپے کو سولہ عدد پر ضرب دیں حاصل جواب33333328روپے سات بیٹیوں کا حصہ ہے۔ سات عدد پر تقسیم کریں حاصل جواب4761904روپے ایک بیٹی کا حصہ ہے۔

☆ باقی بچ جانے والے ایک کروڑ چار لاکھ سولہ ہزار چھ سو چوہتر روپے مرنے والے کے بھائی کے ہونگے۔

دو کروڑ روپے کی ورثاء میں تقسیم

		÷8	2000000
$\frac{1}{8}$	بیوی	1	2500000
عصبہ	6بیٹیاں	7	ایک بیٹی کا حصہ1458333
عصبہ	3بیٹے		ایک بیٹے کا حصہ2916666
محروم	2بھائی	X	X
محروم	3چچا	X	X
	ٹوٹل	8	9999996

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

☆ دو کروڑ روپے آٹھ عدد پر تقسیم کریں

حاصل جواب 2500000 روپے مرنے والے کی بیوی کا حصہ ہے۔

☆ 2500000 روپے سات عدد پر ضرب دیں

حاصل جواب 17500000 روپے چھ بیٹیوں اور تین بیٹوں کا حصہ ہے۔

تین بیٹوں کی جگہ دو گنا عدد چھ شمار کریں اور چھ بیٹیوں کی جگہ چھ عدد

کل بارہ عدد پر 17500000 روپے تقسیم کریں

حاصل جواب 1458333 روپے

ایک بیٹی کا حصہ ہے۔ دو عدد پر ضرب دیں

حاصل جواب 2916666 روپے ایک بیٹے کا حصہ ہے۔

☆ بیٹے کی وجہ سے بھائی اور چاچا وراثت سے محروم ہوئے۔

☆ باقی بچنے والے چار روپے میت کی طرف سے صدقہ کر دیئے جائیں۔ کیونکہ وہ عصبہ میں تقسیم نہیں ہو سکتے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تین کروڑ روپے کی ورثاء میں تقسیمی

		÷ 4	3000000
$\frac{1}{4}$	شوہر	1	7500000
عصبہ	2 بیٹے		ایک بیٹے کا حصہ6428570
عصبہ	3 بیٹیاں	3	ایک بیٹی کا حصہ3214285
محروم	2 بھائی	X	
محروم	چچا	X	
محروم	ماموں	X	
	ٹوٹل	4	29999995

☆ تین کروڑ روپے چار عدد پر تقسیم کریں حاصل جواب 7500000 روپے مرنے والی عورت کے شوہر کا حصہ ہے۔

☆ بقایا مال 22500000 روپے سات عدد پر تقسیم کریں۔ حاصل جواب 3214285 روپے ایک بیٹی کا حصہ ہے۔

دو عدد پر تقسیم کریں حاصل جواب 6428570 روپے ایک بیٹے کا حصہ ہے۔

☆ بھائی، چچا، ماموں مرنے والی کے بیٹے کی وجہ سے محروم ہیں۔

☆ باقی بچنے والے پانچ روپے صدقہ کر دیئے جائیں کیونکہ وہ عصبہ میں تقسیم نہیں ہو سکتے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پچاس لاکھ روپے وراثت کی تقسیمی

		÷ 6	5000000 پچاس لاکھ روپے
عصبہ	3 بیٹے		ایک بیٹے کا حصہ 833332
عصبہ	4 بیٹیاں	5	ایک بیٹی کا حصہ 416666
محروم	بھائی	X	X
محروم	چچا	X	X
$\frac{1}{6}$	والد	1	833333
	ٹوٹل	6	4999998

☆ پچاس لاکھ روپے چھ عدد پر تقسیم کریں حاصل جواب 833333 روپے مرنے والے کے والد کا حصہ ہے۔

☆ بقایا مال 4166667 روپے میت کے بیٹے بیٹیوں میں تقسیم ہوگا۔ بقایا مال کو دس عدد پر تقسیم کریں حاصل جواب 416666 روپے ایک بیٹی کا حصہ ہے۔ دو عدد پر ضرب دیں حاصل جواب 833332 روپے ایک بیٹے کا حصہ ہے۔

☆ بھائی، چچا، بیٹے کی وجہ سے محروم ہیں۔

☆ باقی بچنے والے دو روپے میت کی طرف سے صدقہ کر دیئے جائیں۔ کیونکہ وہ عصبہ میں تقسیم نہیں ہو سکتے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایک کروڑ روپے کی ورثاء میں تقسیم

		$\div \frac{27}{24}$	10000000
$\frac{1}{8}$	بیوی	3	1111110
$\frac{1}{6}$	والدہ	4	1481480
عصبہ $\frac{1}{6}$	والد	4	1481480+10
$\frac{2}{3}$	4بیٹیاں	16	5925920
محروم	چچا	X	X
محروم	بھائی	X	X
محروم	ماموں	X	X
	ٹوٹل	27	10000000

☆ ایک کروڑ روپے ستائیس عدد پر تقسیم کریں حاصل جواب 370370 روپے تین عدد پر ضرب دیں حاصل جواب 1111110 روپے مرنے والے کی بیوہ کا حصہ ہے۔

☆ تقسیم حاصل جواب 370370 روپے چار عدد پر ضرب دیں حاصل جواب 1481480 روپے مرنے والے کی والدہ کا حصہ ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

☆ تقسیم حاصل جواب370370 روپے سولہ عدد پر ضرب دیں حاصل جواب 5925920 روپے مرنے والے کی بیٹیوں کا حصہ ہے چار عدد پر تقسیم کریں حاصل جواب1481480 روپے ایک بیٹی کا حصہ ہے۔

☆ ماموں، بھائی، چچامیت کے والد کی وجہ سے محروم ہیں۔

☆ باقی بچنے والے دس روپے مرنے والے کے والد کے ہونگے کیونکہ وہ عصبہ ہے۔

پانچ کروڑ روپے وراثت کی تقسیم

		50000000
عصبہ	7 بیٹے	ایک بیٹے کا حصہ5555554
عصبہ	4 بیٹیاں	ایک بیٹی کا حصہ2777777
	ٹوٹل	49999986

☆ پانچ کروڑ روپے اٹھارہ عدد پر تقسیم کریں حاصل جواب2777777 روپے ایک بیٹی کا حصہ ہے۔ حاصل جواب کو دو عدد پر ضرب دیں حاصل جواب5555554 روپے ایک بیٹے کا حصہ ہے۔

☆ ایک بیٹے کی جگہ دو عدد شمار کریں گے۔ سات بیٹوں کا عدد چودہ ہے۔

☆ ایک بیٹی کی جگہ ایک عدد شمار کریں گے۔ چار بیٹیوں کا عدد چار ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ٹوٹل اٹھارہ ہوئے۔کل مال کے بھی اٹھارہ حصے ہونگے۔

☆ باقی بچنے والے چودہ روپے کی دوبارہ تقسیم ممکن نہیں ہے۔اس لئے میت کی طرف سے صدقہ کردیئے جائیں۔

مناسخہ کا بیان

دادا کی وراثت دو کروڑ اسّی لاکھ کی پوتوں میں تقسیمی

سوال: ایک شخص کی وفات 30 سال پہلے ہوئی اور اسکے چار بچے اور پانچ بچیاں ہیں اور دو بیویاں بھی تھیں۔ایک بیوی کی وفات شوہر کی زندگی میں ہوئی اور دوسری بیوی کی وفات شوہر کے مرنے کے بعد ہوئی ہے۔بہن بھائیوں نے والد کی وراثت تقسیم نہیں کی تھی اور اب انکے بھی آگے بچے ہوگئے ہیں اور کچھ بھائی بہن بھی والد کی وفات کے بعد فوت ہوگئے ہیں؟

جواب: جس شخص کی وفات کے وقت اسکے وارثوں میں سے جو زندہ ہوگا اسکو وارثت میں سے حصہ دیا جائیگا۔اگر آج تقسیم کیا جارہا ہے تو آج کے حساب سے زمین جائیداد کی قیمت شمار کی جائیگی۔ وراثت تقسیم ہونے سے پہلے وارث کے مرجانے کو مناسخہ کہتے ہیں۔کل جائیداد دو کروڑ اسی لاکھ روپے دو مکانوں کی صورت میں ہے 28000000/-۔

دو بیویوں میں سے ایک بیوی شوہر کی زندگی میں وفات پاگئی تھی اس لئے صرف ایک بیوی کو حصہ ملے گا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

		8	دو کروڑ اسی لاکھ-/28000000
$\frac{1}{8}$	بیوی	1	-/3500000 پینتیس لاکھ روپے
عصبہ	5 بیٹیاں	7	ایک بیٹی کو ملے 1884615 اٹھارہ لاکھ چوراسی ہزار چھ سو پندرہ روپے
عصبہ	4 بیٹے		ایک بیٹے کو ملے 3769230 سینتیس لاکھ انہتر ہزار دو سو تیس روپے
	ٹوٹل	7	27999995

☆ بیوی کو آٹھواں حصہ دینے کے بعد کل مال کے تیرہ حصے ہونگے ایک حصہ ایک لڑکی کا اور دو حصے ایک لڑکے کے ہونگے۔

1۔ بیوی کا حصہ

	3500000 پینتیس لاکھ روپے
کاشف	2333333 تیئس لاکھ تینتیس ہزار تین سو تینتیس روپے
کاشفہ	1166666 گیارہ لاکھ چھیاسٹھ ہزار چھ سو چھیاسٹھ روپے

☆ کاشف اور کاشفہ کو اپنے والد کی طرف سے بھی حصہ ملا ہے اور اپنی والدہ کے مال کے بھی یہ دونوں وارث ہیں۔ ماں کے حصے کو تین پر تقسیم کیا جائیگا ایک حصہ کاشفہ اور دو حصے کاشف کو دیئے جائیں گے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ٹوٹل ملا کاشف کو 6102563=2333333+3769230 اکسٹھ لاکھ دو ہزار پانچ سو تریسٹھ روپے
ٹوٹل ملے کاشفہ کو 3051281=1166666+1884615 تیس لاکھ اکیاون ہزار دو سو اکیاسی روپے

2۔ خدیجہ کا حصہ جو غیر شادی شدہ وفات پائی ہے 1884615

☆ دو بھائی اشرف اور قاسم خدیجہ کی وفات سے پہلے وفات پا گئے تھے اس لئے دونوں بھائی محروم ہونگے کچھ نہیں ملے گا اور اسکے علاوہ وارثوں کو دیا جائیگا۔

☆ سوتیلے (پدری) علاتی بہن بھائی یعنی کاشفہ اور کاشف حقیقی بھائیوں کی موجودگی میں محروم ہونگے۔

	ٹوٹل رقم	1884615 اٹھارہ لاکھ چوراسی ہزار چھ سو پندرہ روپے
حصہ	1 بھائی	753846 سات لاکھ ترپن ہزار آٹھ سو چھیاسی روپے۔
حصہ	3 بہنیں	ایک بہن کو ملے 376923 تین لاکھ چھہتر ہزار نو سو تیئیس روپے

☆ کل مال کے 5 حصے ہونگے ایک حصہ ایک بہن کو دیا جائیگا اور دو حصے ایک بھائی کو دیئے جائیں گے۔

3۔ محمد اشرف کی وفات والد کی وفات کے بعد ہوئی محمد اشرف صاحب کو والد کی وراثت میں سے حصہ دیا جائیگا مگر بہن خدیجہ کی وفات اشرف صاحب کی وفات کے بعد

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوئی ہے اس لئے خدیجہ کے حصے سے کچھ نہیں ملے گا۔

حصہ	3769230 سینتیس لاکھ انہتر ہزار دو سو تیس روپے
بیوی	471153 چار لاکھ اکہتر ہزار ایک سو ترپن روپے
3 بیٹے	ایک بیٹے کو ملے 942307 نو لاکھ بیالیس ہزار تین سو سات روپے
1 بیٹی	ایک بیٹی کو ملے 471153 چار لاکھ اکہتر ہزار ایک سو ترپن روپے

☆ بیوی کو آٹھواں حصہ دیا جائیگا اور باقی ماندہ مال بچوں میں تقسیم ہوگا۔ باقی مال کے 7 حصے ہونگے ایک حصہ لڑکی کو دیا جائیگا اور دو حصے ایک لڑکے کو دیئے جائیں گے۔

4۔ محمد قاسم کی وفات والد کی وفات کے بعد ہوئی اس لئے انکو والد کی وراثت میں سے حصہ دیا جائیگا مگر بہن خدیجہ کی وفات قاسم صاحب کی وفات کے بعد ہوئی اس لئے بہن کے حصے سے محروم ہونگے۔

حصہ	3769230 سینتیس لاکھ انہتر ہزار دو سو تیس روپے
بیوی	بیوی کو ملے 471153 چار لاکھ اکہتر ہزار ایک سو ترپن روپے
2 بیٹے	ایک بیٹے کو ملے 659615 چھ لاکھ انسٹھ ہزار چھ سو پندرہ روپے
6 بیٹیاں	ایک بیٹی کو ملے 329877 تین لاکھ انتیس ہزار آٹھ سو ستتر روپے
ٹوٹل	3769230 سینتیس لاکھ انہتر ہزار دو سو تیس روپے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

5۔ محمد ناصر کی وفات والد کی وفات کے بعد ہوئی اس لئے والد کی طرف سے حصہ ملے گا اور خدیجہ بہن کی وفات کے بعد ناصر صاحب کی وفات ہوئی اس لئے بہن کی طرف سے بھی حصہ ملے گا۔

والد کی طرف سے حصہ	3769230/- سینتیس لاکھ انہتر ہزار دو سو تیس روپے
بہن کی طرف سے حصہ	753846/- سات لاکھ ترپن ہزار آٹھ سو چھیالیس روپے
ٹوٹل رقم	4523076/- پینتالیس لاکھ تیئس ہزار چھہتر روپے

حصہ	4523076/- پینتالیس لاکھ تیئس ہزار چھہتر روپے
بیوی	565384 پانچ لاکھ پینسٹھ ہزار تین سو چوراسی روپے
1 بیٹا	2638461 چھبیس لاکھ اڑتیس ہزار چار سو اکسٹھ روپے
1 بیٹی	1319230 تیرہ لاکھ انیس ہزار دو سو تیس روپے
ٹوٹل	4523076/- پینتالیس لاکھ تیئس ہزار چھہتر روپے

☆ بیوی کو آٹھواں حصہ دینے کے بعد بقایا مال کے 3 حصے ہونگے دو حصے ایک بیٹے کیلئے ہونگے اور ایک حصہ ایک بیٹی کیلئے ہوگا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

6۔ فاطمہ

والد کی طرف سے حصہ	1884615/- اٹھارہ لاکھ چوراسی ہزار چھ سو پندرہ روپے
خدیجہ بہن کی طرف سے حصہ	376923/- تین لاکھ چھہتر ہزار نو سو تئیس روپے
ٹوٹل رقم	2261538/- بائیس لاکھ اکسٹھ ہزار پانچ سو اڑتیس روپے

حصہ	2261538 بائیس لاکھ اکسٹھ ہزار پانچ سو اڑتیس روپے
5 بیٹیاں	ایک بیٹی کو ملے 188461 ایک لاکھ اٹھاسی ہزار چار سو اکسٹھ روپے
2 بیٹے	ایک بیٹے کو ملے 376923 تین لاکھ چھہتر ہزار نو سو تئیس روپے
شوہر	565384 پانچ لاکھ پینسٹھ ہزار تین سو چوراسی روپے

☆ اولاد کی موجودگی میں شوہر کو چوتھا حصہ دیا جائیگا اور باقی ماندہ مال اولاد میں تقسیم کیا جائے گا۔

باقی مال کے نو حصے بنیں گے ایک حصہ ایک لڑکی کو دیا جائیگا۔

اور دو حصے ایک لڑکے کو دیئے جائینگے۔

7۔ حلیمہ سعدیہ

والد کی طرف سے حصہ	1884615/- اٹھارہ لاکھ چوراسی ہزار چھ سو پندرہ روپے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خدیجہ بہن کی طرف سے حصہ	-/376923 تین لاکھ چھہتر ہزار نو سو تیئس روپے
ٹوٹل رقم	-/2261538 بائیس لاکھ اکسٹھ ہزار پانچ سو اڑتیس روپے
حصہ	-/2261538 بائیس لاکھ اکسٹھ ہزار پانچ سو اڑتیس روپے
2 بیٹے	ایک بیٹے کو ملے 565384 پانچ لاکھ پینسٹھ ہزار تین سو چوراسی روپے
4 بیٹیاں	ایک بیٹی کو ملے282692 دو لاکھ بیاسی ہزار چھ سو بانوے روپے

☆ کل مال کے آٹھ حصے ہونگے ایک حصہ ایک لڑکی کو دیا جائیگا اور دو حصے ایک لڑکے کو دیئے جائیں گے۔

8۔ زینب

والد کی طرف سے حصہ	-/1884615 اٹھارہ لاکھ چوراسی ہزار چھ سو پندرہ روپے
خدیجہ بہن کی طرف سے حصہ	-/376923 تین لاکھ چھہتر ہزار نو سو تیئس روپے
ٹوٹل رقم	-/2261538 بائیس لاکھ اکسٹھ ہزار پانچ سو اڑتیس روپے

☆ زینب اس مال کی مکمل وارث ہے اور حقدار ہے اور اکیلی وارث ہے۔ زینب کی وفات کے بعد بھی اس کا مال اس کے بچوں اور شوہر میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مرنے والے کی قضاء

☆ مرنے والے پر اگر حج فرض تھا جس کے پاس اتنے پیسے ہوں کہ حج کر سکتا ہے ان پیسوں سے اس پر حج فرض ہو جاتا ہے اور ادا نہیں کیا گیا اور وفات ہو گئی تو اسکے وارثوں پر لازم ہے کہ وہ میت کی طرف سے حج بھی کریں اور جو میت کی طرف سے حج کر رہا ہے اس کو پہلے اپنی طرف سے حج کرنا لازم ہے۔

☆ مرنے والے کے مال پر زکوۃ تھی اور ادا نہیں کی گئی تو پہلے اسکو ادا کیا جائیگا اور قرض میں شمار ہوگا وراثت تقسیم کرنے سے پہلے۔

☆ نبی کریم ﷺ سے ایک عورت نے سوال کیا میری والدہ نے حج کرنے کی نذر (منت) مانی تھی مگر حج کرنے سے پہلے وفات پا گئی کیا میں اپنی والدہ کی طرف سے حج کروں آپ نے فرمایا جی ہاں اس کی طرف سے حج ادا کرو پھر پوچھا اگر تمہاری والدہ پر کسی کا قرضہ ہوتا وہ آپ ضرور دیتی تو اللہ زیادہ حقدار ہے کہ اس کا حق ادا کیا جائے۔

(بخاری)

☆ اور اگر میت فرض روزے نہیں رکھ سکے تو وہ اسکے وارثوں پر لازم ہے کہ رکھیں اور اگر نہیں رکھ سکتے تو روزے کا فدیہ ادا کریں۔ ایک شخص کو دو وقت کا کھانا کھلائیں۔ ایک روزے کے حساب سے اور اپنی حیثیت کے مطابق اگر آپ امیر ہیں تو اس حساب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے غریب ہیں تو اس حساب سے کھانا کھلائیں۔

☆ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص وفات پا جائے اور اسکے ذمے روزے ہوں روزے رکھے گا اس کے بدلے اسکا وارث۔ (بخاری حدیث نمبر 1952)

☆ مرنے والے کے ذمے نمازیں چھوٹ گئی ہیں تو اسکو ادا کرنے یا اسکے بدلے پیسے دینے کا قرآن و حدیث میں کہیں بھی ذکر نہیں ہے اور اللہ کے نبی کے دور میں کسی صحابی کی وفات پر ان کے بچوں نے مرنے والے کی چھوٹ جانے والی نمازوں کی قضائی نہیں دی۔

☆ سعد بن عبادہ نے اللہ کے رسول ﷺ سے پوچھا میری والدہ نے منت (نذر) مانی تھی اور پوری کرنے سے پہلے وفات پا گئی ہیں۔ آپ نے فرمایا پوری کرو تم اس منت کو اپنی والدہ کی طرف سے۔ (بخاری حدیث نمبر 2761)

☆ معاشرے میں یہ رواج ہے کہ میت کی عمر کے حساب سے ساٹھ سال کی نمازوں کا حساب کر کے ہر نماز کے بدلے دوسرے کو پیسے دیتے ہیں تا کہ انکے والد کے ذمے جو نمازیں رہ گئی معاف ہو جائیں یہ خلاف سنت عمل ہے اللہ کے نبی نے کبھی کسی کی نمازیں بخشوانے کیلیئے پیسے نہیں لئے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میت کا مال دس لاکھ روپے اور قرضہ پندرہ لاکھ روپے ہو

☆ میت کا کل مال دس لاکھ روپے اور قرضہ پندرہ لاکھ روپے ہو۔ میت کے مال کو پندرہ پر تقسیم کریں حاصل جواب 66666 روپے ایک لاکھ روپے قرضہ والے شخص کو دیئے جائیں اور جس کا قرضہ دو لاکھ روپے ہو اس کو 133332 روپے دیئے جائیں اور جس کا قرضہ تین لاکھ روپے ہیں اسکو 199998 روپے دیئے جائیں اور اسی طرح ہر قرض دار کو دیا جائے تا کہ تمام حق داروں کو کچھ نہ کچھ ملے۔

قرضہ	÷15	1000000	66666
3 لاکھ روپے	ناصر	3	199998
2 لاکھ روپے	اشرف	2	133332
3 لاکھ روپے	قاسم	3	199998
4 لاکھ روپے	حسن	4	266664
1 لاکھ روپے	عمر	1	66666
2 لاکھ روپے	حسین	2	133332
15 لاکھ روپے	ٹوٹل	15	999990

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خواجہ سرا (خُنثیٰ)

لفظی تعریف

لفظی معنی مشتبہ ہونا۔ درمیانہ۔ نرم ہونا

اصطلاحی تعریف

وہ انسان جس کے مذکر و مؤنث ہونے کا علم نہ ہو سکے اس میں ظاہری علامت دیکھ کر فیصلہ کیا جائے گا۔ اگر مردوں کی علامات مونچھیں، داڑھی ہے تو مذکر وارث شمار کیا جائے گا اگر عورتوں کی علامات واضح ہیں مثال کے طور پر حیض کا آنا چھاتی کا ابھرنا وغیرہ تو اسکو لڑکی وارث شمار کیا جائے گا۔

☆ شروع اسلام میں یہ گھروں پر آتے تھے بعد میں آپ علیہ السلام نے انکو گھروں میں آنے سے منع کر دیا لیکن یہ بھی انسان ہیں ان کے ساتھ صلہ رحمی کریں جتنا ہو سکے اور اپنے سے کم تر نہ جانیں۔

☆ اگر کسی انسان میں مرد و عورت کی کوئی بھی علامت واضح نہیں ہوتی تو اسکو عورت شمار کیا جائے گا اور کم حصہ مرد کے مقابلے میں عورت کو ملتا ہے اس لیئے اسکو عورت شمار کیا جائے گا دو مسئلے بنائے جائیں اگر لڑکی شمار کیے جانے پر محروم ہوتا ہے اور لڑکا شمار کیے جانے پر حصہ ملتا ہے تو محروم کیا جائے گا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

☆ اگر کوئی بچہ ہے اور ابھی چھوٹا ہے تو لڑکا شمار کر کے حصہ روک لیا جائے گا اور لڑکی کے حصے کے حساب سے حصہ دیا جائیگا جب یہ جوان ہو جائے تب فیصلہ کیا جائیگا کہ آیا یہ لڑکا خواجہ سراء ہے یا لڑکی خواجہ سراء۔

☆ اگر لڑکی خواجہ سراء ہے تو باقی مال وارثوں کو دیا جائیگا۔ اگر چہ وہ مر گئے ہوں تو انکے بچوں میں تقسیم ہوگا اور اگر یہ لڑکا خواجہ سراء ہے تو جمع شدہ مال اس کو دے دیا جائیگا۔

☆ اللہ کے نبی نے لعنت فرمائی ہے اس مرد پر جو عورتوں کی طرح لباس پہنے اور اس عورت پر جو مردوں کی طرح لباس پہنے اور بناؤ سنگھار کرے۔ (بخاری)

☆ اللہ کے نبی نے لعنت فرمائی جو قوم لوط کا عمل کرے۔ (بخاری)

حمل

کم از کم مدت جس میں بچہ پیدا ہو سکتا ہے چھ مہینے ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے دور میں اس کی وضاحت کی کہ اللہ فرماتے ہیں۔

''اور اٹھانا اس بچے کو اور دودھ پلانا اس بچے کو تیس مہینے ہے''۔

(سورۃ احقاف آیت نمبر 15)

اور دوسری جگہ ارشاد فرمایا۔

''اور مائیں دودھ پلائیں اپنی اولادوں کو مکمل دو سال جو چاہتا ہے کہ پوری ہو انکے بچوں کی دودھ پینے کی مدت''۔ (سورۃ البقرہ آیت نمبر 233)

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

☆ اللہ کے نبی نے شوہر کی وفات پر بیوی کو چار مہینے دس دن عدت گزارنے کا حکم اس لئے دیا ہے تاکہ اگر کوئی حمل ہے تو واضح ہو جائے اور پھر وہ اسکے بعد کسی دوسری جگہ شادی کر لے جیسے ایک عورت نے اپنی عدت کے دسویں دن بچہ پیدا کیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت کو عدت ختم کرنے کا حکم دیا اور نہانے کا اور پاک ہونے کے بعد کسی دوسری جگہ شادی کی اجازت دی۔

☆ دونوں دلیلیں اس بات پر وضاحت کرتی ہیں کہ کم از کم مدت حمل چھ ماہ ہے اور زیادہ سے زیادہ ایک سال مدت حمل ہے اور آج بہت ترقی ہو چکی ہے الٹراساؤنڈ کے ذریعے بھی پتہ کیا جا سکتا ہے کہ مردہ ہے یا زندہ یا ہے بھی کہ نہیں۔

☆ اگر ورثا ترکہ کی تقسیم کو حمل کی پیدائش تک مؤخر کرنے پر راضی نہیں ہوں تو حمل کو لڑکا شمار کر کے باقی ماندہ مال کو ورثا میں تقسیم کر دیا جائیگا اور اگر حمل لڑکی نکلی تو لڑکی شمار کر کے دوبارہ مسئلہ بنایا جائیگا اور باقی مال دوسرے وارثوں کو دیا جائیگا۔

☆ اگر حمل مردہ نکلا تو جمع شدہ مال وارثوں کو دیا جائیگا اگر چہ وہ مر گئے ہوں تو انکی اولاد اور انکے وارثوں میں تقسیم کیا جائیگا۔

☆ اگر حمل زندہ پیدا ہوا اور کچھ دیر بعد مر گیا تو اسکی وراثت اس کو ملے گی مگر پھر اسکی وراثت اسکے وارثوں کو ملے گی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

نہیں وارث بن سکتا بچہ یہاں تک وہ آواز نہ لگائے چیخنے کی اور فرمایا استھلال بچے کا یہ ہے کہ بچہ روئے یا چیخے یا چھینکے۔ (ابن ماجہ حدیث نمبر 2751)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مفقود / گمشدہ

گمشدہ انسان جسکے زندہ یا مرنے کا علم نہ ہوسکے کام کے سلسلے میں گیا اور لاپتہ ہوگیا اسکے مرنے کے بارے میں حاکم وقت یا عدالتیں ہی درست فیصلہ کرسکتی ہیں۔

ترقی یافتہ دور میں اب کسی کو بھی ڈھونڈنا ہزار سال پہلے تلاش کرنے سے زیادہ آسان ہے احمد بن حنبلؒ کے نزدیک مفقود کا چار سال تک انتظار کیا جائے گا اسکے بعد اس پر مردہ کا حکم لگا دیا جائیگا اور اسکی وراثت تقسیم کردی جائے گی اسکے بیوی بچوں میں۔ اور اگر یہ کسی دوسرے کا وارث بن رہا تھا تو اس کو مردہ مانا جائے گا اور بقیہ وارثوں میں مال تقسیم کردیا جائے گا۔

☆ مفقود پر حاکم جس وقت موت کا فیصلہ دے گا اس سے پہلے مرنے والے لوگ محروم شمار کیے جائیں گے۔

☆ مفقود وراثت کی تقسیمی کے بعد مل جائے تو ورثاء اس کا موجود باقی ماندہ مال واپس کرنے کے پابند ہیں۔ اور جو خرچ کردیا اگر طاقت رکھتے ہیں تو واپس کریں گے۔ اور اگر واپس کرنے کی طاقت نہیں رکھتے تو عدالتیں یا امام مسجد سے فیصلہ کروایا جائے۔

☆ اگر کوئی وارث گمشدہ ہے تو اس کا حصہ روک لیا جائیگا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کیا زندگی میں وراثت تقسیم کی جاسکتی ہے؟

☆ وراثت تقسیم کرنے کی بنیادی شرط ترکہ تقسیم ہونے والے شخص کی موت کا یقینی ہونا لازمی ہے۔

☆ اگر کوئی یہ غلطی کر بیٹھا ہے اور وہ درست کرسکتا ہے تو یہ اسکے لئے بہتر عمل ہے۔

☆ اگر کسی نے اپنی زندگی میں اپنی وراثت تقسیم کردی اور وہ درست نہیں کرسکتا تو پھر اسکو چاہیئے وہ صبر کرے اپنی غلطی پر۔ لیکن بیٹے بیٹی بیوی کو برابر وراثت دینی چاہیئے۔

☆ آپ اپنی زندگی میں اپنے بچوں کو الگ الگ کاروبار کروا کر دیں یہ آپ کا حق بھی ہے اور جائز بھی ہے۔

☆ آپ اپنی زندگی میں اپنے تمام بچوں اور بچیوں کو نئی گاڑی خرید کر دینا چاہتے ہیں کیونکہ آپ کے پاس مال ہے تو یہ جائز عمل ہے۔

☆ وراثت مرنے کے بعد ہی تقسیم ہوتی ہے۔ زندگی میں تقسیم کرنے سے گھر کے مالک نوکر لگنے لگتے ہیں۔ آپ اپنی اولاد کو یہ وصیت کرسکتے ہیں کہ وہ قرآن وحدیث کے مطابق اپنی وراثت کا فیصلہ کروائیں اور اپنی بہنوں کو بھی حصہ دیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

☆ وراثت زندگی میں تقسیم کرنے سے اس لئے منع کیا گیا کیونکہ اس طرح انسان کی اپنے ذاتی مال پر خودداری اجارہ داری ختم ہو جاتی ہے اور انسان کو اپنی ضروریات زندگی گزارنے کیلئے بچوں کا سہارا لینا پڑتا ہے۔

پیسے ماں باپ کے ہیں مگر لینے کیلئے ان کو ذلیل ہونا پڑتا ہے اسی بنا پر

☆ بسا اوقات بچے تنگ آ کر اپنے والدین کو ایدھی سینٹر میں جمع کروا دیتے ہیں کیونکہ ان کو اپنے والدین سے کسی پیسے چیز کے آنے کی امید نہیں ہوتی اور جب یہ والدین اپنے ذاتی پیسے مال و جائیداد کو اپنے نام رکھیں اور دیکھ بھال کیلئے بلا شبہ اپنی اولاد کو نگران بنائیں تاکہ آپ کے مرنے کے بعد وہ اچھی طرح دنیا نبھا سکیں درست عمل ہے۔

☆ اگر آپ زندگی میں اپنا مال وراثت اپنے بیٹوں بیٹیوں اور بیوی میں تقسیم کرنا چاہتے ہیں تو برابر تقسیم ہوگا ایک لڑکی کو ایک لڑکے کے برابر حصہ دینا ہوگا نہ کہ ایک لڑکے کو دو لڑکیوں کے برابر دینگے۔ اور اسی طرح بیوی کو بھی بیٹے بیٹیوں کے برابر حصہ دیا جائیگا نہ کہ آٹھواں حصہ۔

☆ وراثت میں لڑکی کیلئے آدھا حصہ ہے اور تحفے میں بیٹے، بیٹی اور بیوی کا برابر کا حصہ ہے تینوں کو ایک جیسا دینا لازی ضروری ہے اسلام نے اسکی بہت تاکید کی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وراثت کی تقسیم سے پہلے اپنا حصہ لینا

کوئی وارث ترکہ سے اپنا حصہ یا کوئی معین چیز یا کاروبار لے کر اپنے حق سے دستبردار ہوتا ہے تو جائز ہے مگر دوبارہ وراثت تقسیم کے وقت مطالبہ کرنا ناجائز عمل ہے۔

☆ والد سے انکی زندگی میں وراثت کا تقاضہ کرنا غلط ہے اور اگر کسی نے لے لی ہے تو دوبارہ حاصل نہیں کر سکتا۔

☆ بیس سال پہلے دس لاکھ مالیت زیادہ اہمیت اور قیمتی تھی آج کے مقابلے میں۔ اسی طرح دس سال یا بیس سال پہلے اپنی وراثت کا حق لے لیا اور اسکو آج کے حساب سے قیمت میں فرق بتانا ناانصافی ہے۔

☆ والد سے مال وارثت کا تقاضہ کرنا بالکل غلط ہے والد تو آپ کے تمام مال کو زبردستی لینے کا حق رکھتا ہے اور والد اگر قتل کرے تو اسکو بدلے میں قتل نہیں کیا جاسکتا یہ اسلام ہے۔ والد تحفہ دے کر واپس لے تو جائز ہے اسلام میں۔ مگر ایک بیٹے کو زیادہ دینے کا اختیار والد کو نہیں ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سوتیلے ماں باپ اور بہن بھائی اور اولاد کی وراثت

☆ بیوی کی اولاد جو پہلے شوہر سے ہو وہ اپنے سوتیلے باپ کے مال سے حصہ دار نہیں ہوگی اگراس کی اپنی اولاد ہو۔مگراسکو اپنی ماں کی طرف سے حصہ ملے گا۔اگر والدہ کی اولاد اور بھی ہو تو انکو بھی ماں کے حصے سے برابر کا حصہ ملے گا۔

☆ شوہر کی اولاد جو پہلی بیوی سے ہو وہ اپنی سوتیلی ماں کے مال کے وارث نہیں ہونگے اگراسکی بیوی کی اپنی اولاد ہو مگر انکو اپنے والد کے حصے سے حصہ ملے گا۔اگر والد کی اولاد اور بھی ہوں تو انکو بھی والد کے حصے سے برابر کا حصہ ملے گا۔

☆ پدری بہن بھائی حقیقی بہن بھائیوں کی موجودگی میں محروم ہو جاتے ہیں۔

☆ اخیافی بہن بھائی (والدہ ایک ہو والد الگ الگ ہوں) کسی کو محروم نہیں کرتے بلکہ میت کی اصل فرع کے نہ ہونے کی وجہ سے وارث ہوتے ہیں۔

☆ سوتیلے بیٹے بیٹیاں میت کی اولاد کی موجودگی میں محروم ہو جاتے ہیں۔

☆ اگر کوئی اپنے سوتیلے بیٹے بیٹیوں کے بارے میں وصیت کرتا ہے تو جائز ہے انکا احساس کرتے ہوئے کیونکہ وصیت وارث کے لئے نہیں ہوتی اور سوتیلی اولاد وارث نہیں ہے۔جس طرح یتیم پوتوں کو بیٹوں کی موجودگی میں نہیں ملتا مگر وصیت کر کے ایک تہائی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حصہ ان کو دیا جاسکتا ہے یا ایک بیٹے کے حصے کے حساب سے حصہ الگ کر کے یتیم پوتوں کو دینے کی وصیت جائز ہے اور کی جاسکتی ہے۔اسی طرح سوتیلی اولاد یا سوتیلے والد یا سوتیلی والدہ کیلئے بھی وصیت جائز ہے۔سوتیلے بہن بھائی اگر وارث نہیں بن رہے تو انکے لئے بھی وصیت جائز ہے۔

☆ میت کا کوئی بھی قریبی وارث نہ ہو تو سوتیلے والدین اور سوتیلی اولاد وارث ہوگی۔

لے پالک بیٹے کی وراثت

کوئی انسان کسی کا بچہ لے کر پالتا ہے تو یہ جائز عمل ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی زید بن حارثہ کو لے کر پالا مگر نام اسکے حقیقی والد کا ہی لکھا اور بولا جائیگا۔جب لوگ زید بن محمد کہہ کر پکارنے لگے تو اللہ نے یہ آیت اتاری۔

"نہیں بنائے اللہ تعالیٰ نے کسی شخص کیلئے اسکے پیٹ میں دو دل۔اور نہیں بنایا اللہ تعالیٰ نے تمہاری ماؤں کو تمہاری بیویاں وہ جو ظہار کیا تم نے۔اور نہیں بنایا اللہ تعالیٰ نے تمہارے منہ بولے (لے پالک) بیٹوں کو تمہارا بیٹا۔یہ سب تمہارے منہ کی باتیں ہیں اور اللہ رب العزت وہی حق بولتا ہے۔اور وہی اللہ تعالیٰ رہنمائی کرتا ہے راستے کی۔ انکو پکارو (بلاؤ) انکے اپنے باپوں کے ناموں سے یہ انصاف ہے اللہ کے نزدیک۔پس اگر نہیں جانو تم انکے والد کے نام کو۔پھر وہ تمہارے دینی بھائی ہیں اور تمہارے دوست بھی ہیں۔اور نہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے تم پر کوئی گناہ اس چیز میں جو غلطی ہو گئی ہے تم سے اور لیکن جو جان بوجھ کر دل سے کیا جائے (وہ گناہ ہے) اور پس بے شک اللہ تعالیٰ بخشنے والے رحم (محبت) کرنے والے ہیں"۔ (سورۃ احزاب آیت نمبر 4)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جو شخص اپنے والد کے علاوہ کسی دوسرے کو اپنا والد بولے یا غلام اپنے مالک کے علاوہ کسی دوسرے کو مالک کہے تو اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے اور فرشتوں کی لعنت اور تمام انسانوں کی لعنت ہے۔ نہیں قبول کرے گا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ایسے انسان کی کوئی بھی فرض عبادت اور نہ ہی نفلی عبادت قبول ہوگی"۔ (مسلم حدیث نمبر 467)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"نہیں ہے کوئی مرد یا عورت کہ اپنے باپ کے علاوہ کسی دوسرے کو اپنا والد بولے اور جانتا بھی ہے کہ یہ میرا والد نہیں ہے مگر اس نے انکار (کفر) کیا اللہ تعالیٰ کا۔

(بخاری حدیث نمبر 6768، مسلم حدیث نمبر 113)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"بے شک سب سے بڑے اور حیران کر دینے والے جھوٹوں میں سے ایک جھوٹ یہ بھی ہے کہ انسان اپنے والد کے علاوہ کسی دوسرے کو ابو مخاطب کرے۔

(بخاری، حدیث نمبر 3509)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''جس شخص نے اپنے والد کے علاوہ کسی دوسرے کی طرف نسبت کی اور وہ جانتا ہے کہ یہ میرا والد نہیں ہے۔ پس جنت اس پر حرام ہے''۔

(بخاری حدیث نمبر 6766، مسلم حدیث نمبر 114)

☆ لے پالک بیٹے کی بیوی سے طلاق کے بعد شادی جائز ہے۔

☆ سگی اولاد کی موجودگی میں لے پالک بیٹا وارث نہیں ہے مگر والدین انکے لئے دوسرے ایک بچے کے حصے کے برابر وصیت کر سکتے ہیں یا ایک تہائی مال کی وصیت کر سکتے ہیں اور یہ جائز عمل ہے۔

☆ اگر والدین نے وصیت نہیں کی تو بعض اہل علم کے مطابق نیکی اور احسان سے کام لینا چاہیے اور جس کا کوئی نہ ہو اسکے بارے میں نرمی اختیار کی جائے اور اپنی مسجد کے امام صاحب سے اس کا فیصلہ کروائیں۔

جب وراثت کی تقسیم کے وقت غریبوں مسکینوں کو دینے کا حکم ہے تو لے پالک زیادہ لائق ہے کہ اسکے ساتھ بھی نرمی احسان والا معاملہ کیا جائے۔

بڑے یا لاڈلے بچے کو زیادہ وراثت دینا

☆ اولاد میں تحفہ دیا جائے تو سب کو دیا جائے ورنہ کسی کو نہ دیا جائے تمام بچوں کو ایک نظر سے دیکھنا چاہیے کہ سب کی ترقی ونشو ونما کے فکر مند رہیں اگر بچوں کو پرائیویٹ اسکول میں داخل کروائیں اور بچیوں کو سرکاری اسکول میں تعلیم دلائیں یہ بھی زیادتی ہے اور یہ بھی حقوق العباد میں شامل ہے۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

☆ اگر آپ کی اولاد میں سے ایک بچہ فرمابردار ہے اور آپ اسکو زیادہ حصہ دینا چاہتے ہیں وراثت کا یا اسکو دوسرے بچوں سے چھپا کر دے رہے ہیں تو گویا کہ آپ دونوں نے گناہ اور ظلم کیا ہے۔ جب تک آپ کا وہ بچہ دیئے ہوئے اضافی پیسے نہ لوٹا دے یہ بھی حقوق العباد کے زمرے میں آتا ہے۔

اللہ رب العزت فرماتے ہیں۔

"تمہارے باپ اور تمہارے بیٹوں میں تم نہیں جانتے ان میں سے کون زیادہ قریب ہوگا تمہارے لئے فائدے کا (آخرت میں)۔ یہ فرض (مقرر) کئے گئے ہیں (حصے) اللہ کی طرف سے بے شک اللہ جاننے والے حکمت والے ہیں"۔ (سورۃ البقرہ آیت نمبر 233)

☆ اگر آپ کو پہلا بڑا بیٹا زیادہ پیارا ہے تو وہ الگ بات ہے مگر آپ اس کی بناء پر اپنے دوسرے بچوں کے ساتھ ناانصافی کریں ظلم ہے اسکو زیادہ وراثت دی جائے غلط ہے۔

☆ اگر آپ کو اپنی کسی بیٹی سے زیادہ پیار ہے تو آپ اسکو وراثت میں زیادہ حصہ دے کر جائیں تو دراصل دینے والے نے جہنم دی اور آپ نے بھی جہنم لی یہاں تک کے آپ اپنے حق سے اضافی چیز واپس نہ کر دیں۔

☆ اگر آپ کو صرف بیٹوں سے پیار ہے اور آپ اپنے بیٹے کو تحفہ گھر یا کار یا گھڑی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دیتے ہیں اور اپنی بیٹی کو وہی چیز یا اس جیسی چیز نہیں دیتے تو دراصل آپ نے ظلم و زیادتی کی۔ اگر آپ ہمیشہ برابری کرتے ہیں اور کبھی بھول گئے تو وہ الگ بات ہے۔

☆ ایک صحابی رسول اللہ کے نبی کے پاس آئے اور کہا میں آپ کو گواہ بناتا ہوں اس بات پر کہ میں اپنے اس فلاں بیٹے کو یہ اونٹ تحفہ کر رہا ہوں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیا آپ کی اور بھی اولاد ہے کہا اس صحابی نے جی ہاں۔ آپ نے پوچھا کیا آپ نے ان کو بھی تحفہ میں اونٹ دیا ہے اس صحابی رسول نے کہا۔ جی نہیں۔ آپ نے فرمایا کیا تم نہیں چاہتے تمہارے سب بچے تمہارے ساتھ نیکی کرنے میں برابر ہوں بڑھ چڑھ کر آگے بڑھیں آپ کیلئے نیکی کرتے میں۔ میں گواہ نہیں بن سکتا۔ میں ظلم و زیادتی پر کیسے گواہ بنوں اور آپ اٹھ کر چلے گئے۔(نسائی حدیث نمبر3710/3711)

☆ آپ کے بچوں میں سے ایک بچہ آپ کا فرماں بردار ہے اور آپ کی بہت عزت کرتا ہے آپ کیلئے سب کچھ آپ کی طرح نچھاور کرتا ہے تو اس پر اللہ نے اس کو ثواب دینا ہے اور آپ نے دعائیں دینی ہیں مگر اس بچے کو دوسرے بچوں سے اضافی مال دینے کا اختیار آپ کا نہیں ہے اور اسلام نے یہ اختیار انسان کو نہیں دیا ہے۔ آپ کا مال وہ ہے جو آپ نے کھایا اور پہنا اور اللہ کے راستے میں دیا اس کے سوائے آپ کا کچھ نہیں ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

☆ بیٹے بیٹی کو برابر تحفہ دیا جائیگا وراثت کی طرح بیٹی کو آدھا حصہ تحفہ نہیں دیا جاسکتا۔

جو زندگی میں وراثت تقسیم کرتے ہیں انکو چاہیئے کہ بیٹے، بیٹی، بیوی کو برابر حصہ دیں۔

بیٹے کی موجودگی میں یتیم پوتوں کی وراثت

بیٹے کی موجودگی میں پوتا محروم ہوتا ہے جیسے باپ کی موجودگی میں دادا محروم ہوتا ہے یہ اللہ کا قانون ہے۔

☆ ایک شخص کے تین بیٹے ہیں اور آگے انکی اولاد ہے اور اس کا ایک بیٹا وفات پا جائے اب اسکی اولاد یعنی یتیم پوتوں کو بیٹوں کی موجودگی دادا کی وراثت میں سے کوئی حصہ نہیں ملے گا۔

☆ البتہ اسلام نے دادا کو ایک حق دیا ہے کہ دادا اپنے مال میں سے بقدر ضرورت یا ایک تہائی وصیت کرے یا ایک بیٹے کے حصے کے برابر دے اپنے یتیم پوتوں کے لئے اور یہ انکے لئے جائز ہے۔

کیونکہ وصیت وارث کے لئے کی جائے تو ناجائز ہے اور اگر کوئی شخص وارث نہیں بنتا تو اس کے لئے وصیت کی جاسکتی ہے۔

☆ کوئی بھی شخص اپنی زندگی میں اپنے مال کے ساتھ کچھ بھی کرسکتا ہے جو وہ چاہے مگر فضول خرچی نہ ہو اور کسی کے ساتھ زیادتی نہ ہو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

☆ دادا اپنے مال سے اپنی زندگی میں اپنے پوتوں پوتیوں کو حصہ دے تا کہ مرنے کے بعد انکے لئے پریشانی نہ ہو جائز عمل ہے۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔

"وراثت کے مقررہ حصے انکے حقداروں کو دو جو بچ جائے تو وہ میت کے سب سے زیادہ قریبی مرد رشتے دار کیلئے ہے"۔ (بخاری حدیث نمبر 6732)

☆ مرنے سے پہلے دادا نے اپنے یتیم پوتوں کیلئے وصیت نہیں کی تو اسلامی پاکستان کی عدالتیں اگر ایک بیٹے کے حصے کے برابر یتیم پوتوں کو دینے کا فیصلہ دیں تو بعض اہل علم کے نزدیک جائز ہے۔

☆ جب وراثت کی تقسیم کے وقت مسکین غریب یتیم اور قریبی رشتہ داروں کو دینے کا حکم قرآن میں آیا ہے تو میت کے یتیم پوتوں کا خیال رکھنا ان سب سے زیادہ ضروری ہے۔

یتیم چھوٹے بچے

میت کے بچے چھوٹے ہیں تو انکے مال کو جمع کر کے رکھ لیا جائے گا اور انکی پرورش و تعلیم و خوراک پر خرچ کیا جائے گا۔

☆ یتیم چھوٹے بچے اپنی والدہ کی کفالت میں والد کے مکان میں رہتے ہیں اور دوسرے مکان سے کرایہ آتا ہے جس سے وہ خرچہ چلاتے ہیں۔

والدہ کا ارادہ ہے کہ بچے جوان ہو جائیں شادیاں کر لیں اسکے بعد وراثت تقسیم ہو تو یہ جائز عمل ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

☆ یتیم چھوٹے بچے جوان ہوئے شادیاں ہوگئیں انکے بچوں کی بھی شادیاں ہو گئیں اورانکے آگے بھی بچوں کی شادیاں ہوگئیں اور وہ الگ ہونا یا رہنا نہیں چاہتے وہ انکی اپنی مرضی ہے اوراگر جب وہ سب چاہیں تو اپنا الگ الگ حصہ شمار کر سکتے ہیں اوراگر کوئی ایک اپنا حصہ لینا چاہتا ہے تو سب مل کر اسکو حق دیں یا کوئی دوسرا دے کر پہلے والے کے مال کا بھی حقدار ہوسکتا ہے۔

☆ میت کی کل جائیداد ایک لاکھ روپے ہے اور 8 بچے اور بیوی موجود ہے۔تمام ورثا مشاورت سے اپنی والدہ کے ذریعے گھر کے اخراجات چلائیں تو ایسی حالت میں وراثت تقسیم نہیں ہوتی۔

☆ میت کے پاس اگر پیسے نہیں ہیں تو ایسی حالت میں بھی وراثت تقسیم نہیں ہوسکتی۔

بچی کی جھیز کے بدلے وراثت سے محرومی

☆ آج سے چودہ سو سال پہلے عورت کو مٹی میں دفنا دیا جاتا تھا اپنے لئے بدنامی کا داغ تصور کیا جاتا تھا بیٹی کی پیدائش پر چہرہ غصے سے سیاہ ہوجاتا تھا لوگوں سے چھپتا پھرتا تھا عورت کو حقیر کم تر ذات سمجھا جاتا تھا۔اسلام نے آکر ان تمام کو ختم کیا اور خواتین کے حقوق اور وراثت اور معاشی استحکام کیلئے نصاب تعلیم دیا۔

☆ بہن بیٹی کا مرنے والے کی وراثت سے حصہ مانگنا اس معاشرہ میں برا سمجھا جاتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بہن بیٹی اپنے حق کا مطالبہ کرے تو اس سے تعلق توڑ لیا جاتا ہے۔

☆ دنیادار لوگ ہوں یا دین دار لوگ اکثر معاشرے میں بہن بیٹی کو وراثت کا حصہ نہیں دیتے اور اگر کوئی دیتا ہے تو بڑھاپے میں یا مرنے کے بعد حالانکہ جب ضرورت تھی اس وقت خود ہی اس سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔

☆ اکثر بہنیں والد کی وفات کے بعد سب سے حرمت والے قریبی رشتے بھائی سے وراثت کا مطالبہ اس ڈر سے نہیں کرتیں کہ دوریاں ہو جائیں گی اور بچوں کا ملنا جلنا بھی ختم ہو جائیگا اور رشتوں میں فرق ہو جائے گا۔

☆ طاقتور کمزور کو دبا رہا ہے چاہے مرد ہو یا عورت یا کوئی بھی لیکن طاقت کے باوجود حق پر ہونے کے باوجود معاف کرنے والے کیلئے جنت کے درمیان میں ایک گھر کی نبی کریم ﷺ نے خوشخبری سنائی ہے۔

انسان میں کوئی ایک نقص ہے تو کوئی دوسری خوبی بھی موجود ہے

جو صنف کمزور ہے اس میں اتنی ہی برداشت کی ہمت بھی اللہ نے عطا کی ہے۔

اسلام پر چلنے میں ہر پریشانی مصیبت سے آسانی مل جاتی ہے اسلام میں کسی چیز کی شرط نہیں ہے اور نہ ہی بڑی دعوت اور کھانے کھیر کی شرط ہے۔ اگر کچھ بھی نہیں ہے تو بھی نکاح کر دینا اسلام ہے۔ اگر لڑکی کے والدین طاقت رکھتے ہیں تو جو چاہیں وہ دے دیں بڑی دعوت کریں کھانا کھلائیں جائز ہے مگر شرط نہیں ہے۔

جہیز اور شادی کے اخراجات کو وراثت میں جوڑنا غلط عمل ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نبی کریم ﷺ نے اپنی لخت جگر فاطمہؓ کو مختصر جہیز کے ساتھ الوداع کیا تھا۔

☆ بہن بیٹی سے وراثت معاف کروانا عدالتوں میں معافی کا بیان ریکارڈ کروانے کی کوئی حیثیت نہیں ہے ایسا عمل کرنا اللہ کے مقرر کیئے ہوئے حصے کو بدلنے کے برابر ہے۔

☆ والد والدہ کا اپنی بچی سے شادی کے اخراجات کے بدلے وراثت معاف کروانا گناہ ہے۔

☆ بڑے بھائی نے اپنی دو بہن اور اپنے دو بھائیوں کو پالا اور شادی کروائی اپنے خرچے سے اس کے اخراجات وراثت سے نہیں لیئے جا سکتے۔ اگر شادی کا خرچہ قرضے کے طور پر دیا ہے یا اس وقت وراثت میں سے کانٹے کا کہا ہے تو لے سکتا ہے۔

☆ اگر بہن بیٹی خود خوشی سے معاف کرتی ہیں تو وہ الگ بات ہے۔

امیر ورثاء کا وراثت نہ لینا

☆ اللہ کے نبی نے فرمایا ہے جو چیز آ رہی ہو اسکو کبھی بھی منع نہیں کرنا چاہیے اور پہلے سے کسی چیز پر نیت نہیں گاڑنا چاہیے۔

☆ اس لیئے اگر کوئی وارث امیر ہے اور اسکو مال کی ضرورت نہیں ہے تو وہ اسکی مرضی ہے مگر اللہ نے یہ حصے قرآن میں مقرر (فرض) کیئے ہیں۔

اگر کوئی وارث نہیں لینا چاہتا تو اس کی مرضی ہے مگر وراثت کی تقسیمی کے وقت اس کو بھی شمار کیا جائے گا اور پھر اسکے ملنے والے حصے کو دوبارہ تقسیم کیا جائے اگر وارث کی موجودگی یا غیر موجودگی سے کسی کے حصے پر فرق پڑتا ہے ورنہ اسکے بغیر حصہ تقسیم کیا جائے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

☆ کسی امیر وارث کو دیگر ورثاء وراثت نہ لینے کا زور دیں یہ عمل خلاف شریعت ہے یا وراثت نہ دیں تو اللہ کی بارگاہ میں مجرم ہونگے تمام شریک کار۔

☆ اگر غلطی ہوگئی ہے اور وراثت تقسیم ہوگئی ہے اور کسی بھائی یا بہن کو حصہ نہیں دیا تو تمام ورثاء سے اس وارث کے حصے کے حساب سے دوبارہ رقم لی جائے اور حقدار کو دی جائے اور اگر تمام ورثاء کے پاس کوئی بھی پیسے وغیرہ نہ ہوں تو پھر اللہ سے معافی مانگیں اور اس مال کو اپنے اوپر قرض سمجھیں۔

اولاد کو جائیداد سے عاق کرنا

نبی ﷺ کے دور میں ایک جنازہ لایا گیا میت نے وصیت کی تھی کہ میرے مرنے کے بعد میرے چاروں غلام آزاد ہیں اور اسکی کل جائیداد بھی صرف چار غلام تھی۔ آپ ﷺ نے اسکا جنازہ پڑھنے سے انکار کر دیا اور پھر اسکی وصیت باطل قرار دی اور اسکے بعد جنازہ پڑھایا اور فرمایا

''اپنی اولادوں کو محتاج و تنگدستی کے عالم میں چھوڑ کر نہیں جایا کرو کہ وہ لوگوں سے سوال کریں اور محتاج ہوں''

اولاد کی نافرمانی پر نوح علیہ السلام نے آخری وقت تک اپنے بیٹے کو سمجھایا اور خیر خواہی کرتے رہے مگر وراثت سے عاق نہیں کیا اور نہ ہی اپنی بیوی کو۔

اگر آپکے بچے نافرمان ہیں اور آپکی جائز بات نہیں سنتے اور مانتے اور اللہ کی جائز بات کو نہیں سنتے اور اللہ کی حدود کی خلاف ورزی کرتے ہیں تو آپ ان سے قطع کلام کر سکتے ہیں ان سے بات کرنا چھوڑ دیں اللہ کی رضاء کے لئے جائز ہے مگر پھر بھی عاق کرنا قرآن وحدیث میں جائز نہیں ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

''جس نے اللہ کے لئے دیا اور اللہ کی رضا کے لئے روک لیا اور اللہ تعالیٰ کی چاہت کے لئے محبت کی اور اللہ رب العزت کی خوشنودی کے لئے بغض رکھا پس تحقیق اسکا ایمان مکمل ہے''۔ (بخاری)

بچوں کو ڈرانے کے لئے سمجھانے کے لئے بات کرنا چھوڑ دیں تعلق توڑ لیں ایک حد تک کیونکہ دنیا میں میں بے لوث بے مطلبی رشتہ صرف ماں باپ کا ہے لیکن پھر بھی عاق کرنا اسلام میں منع ہے۔

اللہ رب العزت قرآن میں ارشاد فرماتے ہیں۔

''مردوں کے لئے حصہ ہے اس (مال میں) سے جو چھوڑا ہے والدین اور قریبی رشتہ داروں نے، اور عورتوں کے لئے بھی حصہ ہے اس (مال میں) سے جو چھوڑا ہے والدین اور قریبی رشتہ داروں نے باوجود اس بات کے وہ تھوڑا ہے (حصہ) یا زیادہ ہے یہ حصے فرض (مقرر) کئے ہوئے ہیں'' (سورۃ نساء آیت نمبر 7)

عاق نامہ کے اشتہار اخباروں میں دینا اللہ تعالیٰ کے بنائے گئے قانون میں ترمیم یا بدلنے کی مترادف ہے اور آپ غور کریں اسلام کے نام پر لئے گئے ملک اسلامی جمہوریہ پاکستان میں اس عمل کی حوصلہ افزائی بھی کی جاتی ہے اور کورٹ سے اس عمل کو پاس کرایا جاتا ہے۔ قرآن و حدیث کی روشنی میں حاکم وقت اور عدالتوں کے قاضی اور انکے اس نظام کو ساتھ دینے والے نوکر چاکر بھی اس جرم میں اللہ کی بارگاہ میں جوابدہ ہیں اور گناہ کے کام میں تعاون کرنے کے جرم کے مرتکب ہیں۔

☆ اسلام نے والد کو اختیار نہیں دیا ہے کہ وہ اپنی اولاد میں سے کسی کو اپنی جائیداد سے عاق کرے یا اپنی جائیداد کسی ایک وارث کے نام کرے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اجتماعی موت

رشتہ دار کسی حادثے سے یا جلنے سے یا ڈوبنے سے یا طاعون کی وباء سے اکھٹے وفات پا جائیں اور ایک دوسرے کی موت کے پہلے آنے کا علم نہ ہو تو اجتماعی وفات پانے والے ایک دوسرے کے وارث نہیں بنیں گے بلکہ انکے زندہ ورثا وارث ہونگے۔

☆ابو بکر صدیق ؓ نے جنگ یمامہ میں شہید ہونے والوں کے بارے میں حکم دیا کہ زندوں کو فوت ہونے والوں کا وارث بنایا جائے مگر مرنے والوں کو مرنے والوں کا آپس میں وارث نہیں بنایا جائے۔

عمر بن خطاب ؓ نے طاعون کی بیماری میں ایک ساتھ مرنے والوں کو آپس میں وارث بنانے سے منع کیا کیونکہ انکی وفات کا نہیں پتا کہ کون مرا بعد میں ہے کون مرا پہلے۔ بعد والا اس کا وارث ہوگا جب کہ علم ہو۔ اور مرنے والوں کا زندہ لوگوں کو وارث بنانے کا حکم دیا۔

قتل کی دیت

مرنے والے کی تمام جائیداد یا مرنے والے کی وجہ سے حاصل ہونے والی دیت کی رقم جو اسکے مرنے کے بعد حاصل ہوئی مرنے والے کی ملکیت کہلائے گی میت کی طرف سے چھوڑے جانے والے مال کو عربی میں ترکہ کہتے ہیں۔

میت کے مال کو سب وارثوں میں انکے حصے کے مطابق تقسیم کیا جائے گا لیکن حرام مال کو ترکہ میں شمار نہیں کیا جائے گا۔

مثال کے طور پر پرائز بانڈ، زندگی کا انشورنس کرانا، بینک میں پیسے جمع کر کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

منافع حاصل کرنا، حرام کردہ چیزوں کی خرید وفروخت سے منافع حاصل کرنا، چوری رشوت دھوکہ دہی سے مال حاصل کرنا بھی حرام ہے اوران قسموں کے مال کو ترکہ میں شمار نہیں کیا جائے گا۔

☆ قتل کی دیت اسلام میں 100 اونٹ یا انکی قیمت کے برابر ورثہ کو پیسے دیئے جائیں یا جس پر وہ راضی ہوں اگر نہ راضی ہوں تو قتل کے بدلے قتل کیا جائے گا۔

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شوہر کی دیت سے اسکی بیوی کو بھی دینے کا حکم دیا ہے۔ (ابوداؤد حدیث نمبر 2928)

ماموں خالہ پھوپھی کی وراثت

اصحاب الفروض میں سے کوئی بھی نہ ہوں تو ماموں خالہ پھوپھی کو حصہ دیا جائے گا اور اگر کوئی بھی رشتے دار نہ ہو تو اہل محلّہ کو دیا جائے یا بیت المال یا حکومت وقت کا حصہ ہوگا۔ اور بیت المال میں جانے سے بہتر ہے کہ رشتے دار کو دیا جائے قریب کا نہیں ہو تو دور کا رشتے دار وارث ہوگا راجح مسئلہ بھی یہی ہے کچھ کے نزدیک محروم ہونگے اور مال بیت المال کا حصہ ہوگا۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا

ماموں وارث ہوگا جسکا کوئی وارث نہ ہو۔ (ابی داؤد #۲۸۹۹)

ماموں خالہ پھوپھی میں وراثت کی تقسیم میں بھی اختلاف ہے کچھ کہتے ہیں کہ کلالہ کی طرح سب کو برابر دیا جائے اور کچھ کے نزدیک اصحاب الفروض کی طرح حصہ دیا جائیگا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ذووالارحام (قریبی رشتے دار)

عصبہ اور اہل الرد کے نہ ہونے کی صورت میں ذووالارحام وارث ہوتے ہیں جس کے ذریعے سے انکی میت سے رشتہ داری ہے انکے حصے کے حساب سے ذووالارحام کو دیا جائیگا۔قریبی رشتہ دار کو دیا جائے گا اور دور کے رشتہ دار کو کم دیا جائیگا یا محروم کیا جائیگا۔حقیقی کی موجودگی میں پدری محروم ہوگا۔حقیقی بھائی کے پوتے کی موجودگی میں پدری بھائی کا پوتا محروم ہوگا۔اگر میاں یا بیوی بھی ہو تو اہل الرد کے مسئلے کی طرح تقسیم کیا جائیگا۔جسکی تفصیل گزر چکی ہے۔

اولاد کی طرف سے

1) میت کی بیٹی کی اولاد
2) میت کی پوتی کی اولاد
3) میت کی نواسی کی اولاد
4) سوتیلی اولاد

والد کی طرف سے

1) میت کے والد کی خالہ اور اسکی اولاد
2) والد کی پھوپھی اور اسکی اولاد
3) والد کا ماموں اور اسکی اولاد
4) حقیقی پدری چچا کی بیٹیاں، بھتیجیاں، نواسیاں، بھانجیاں
5) حقیقی پدری بھائی بہن کی بیٹی پوتی نواسی
(٦) سوتیلے والد

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

والدہ کی طرف سے

1) میت کے نانا پڑنانا 2) نانا کی والدہ 3) ماموں اور اسکی اولاد

4) مادری بہن بھائی کی اولاد 5) مادری چاچا اور اسکی اولاد

6) خالہ اور سکی اولاد 7) سوتیلی والدہ

پڑوسی اور اہل محلہ کی وراثت

اگر کسی شخص کا کوئی بھی وارث نہیں ہے تو آپ علیہ الصلوۃ والسلام نے اسکی وراثت اسکے اہل محلہ علاقے والوں کو دینے کا حکم دیا۔

نبی کریم ﷺ کا ایک آزاد کردہ غلام وفات پایا اور اسکے پاس کچھ مال تھا۔ آپ نے فرمایا اس کے مال کو دے دو اس کی بستی میں سے کسی ایک شخص کو۔

(ابوداؤد حدیث نمبر 2902)

☆ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جبرائیل امین بار بار آکر مجھے پڑوسیوں کے حقوق بتا رہے تھے یہاں تک کہ میں نے گمان کیا کہ اب کی بار آئیں گے تو ضرور پڑوسی کو بھی وارث بنائیں گے۔

☆ جس کا دروازہ آپ کے دروازے کے قریب ہے اس کے ساتھ احسان نیکی کرنے کا پہلا حق اسلام نے بتایا ہے۔

☆ اسلامی حکومت کی عدالتیں یا مسجد کے امام صاحب ہی فیصلہ دیں گے کہ آیا مال

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس کی بستی میں سے کسی فرد کو دیا جائے یا اسکی قوم کے فرد کو دیا جائے یا بیت المال میں جمع کیا جائے اور فلاح و بہبود کے کاموں میں خرچ کیا جائے۔

قوم کے افراد کی وراثت

کسی شخص کا اگر کوئی بھی وارث نہ ہو قریب کا نہ دور کا وارث ہو تو اسکی وراثت اسکی قوم کے بزرگ یا بڑے یا سردار کو دی جائے۔ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے خزاعہ قبیلے کے ایک شخص کی وراثت لائی گئی۔ آپ نے فرمایا اس کا کوئی وارث یا کوئی رشتہ دار تلاش کرو۔ صحابہ نے کہا نہ ہی اس کا کوئی وارث ہے اور نہ ہی کوئی رشتہ دار ہے۔

آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

خزاعہ قبیلے کے بڑے کو یہ وراثت دے دو۔ (ابوداؤد حدیث نمبر 2904)

زنا سے پیدا ہونے والا بچہ اپنے ماں باپ کا وارث ہوگا

زنا کے نتیجے میں پیدا ہونے والا بچہ اپنے والد اور والدہ کا وارث ہوگا یا نہیں یہ ایک مفصل مسئلہ ہے جسکے بارے میں دونوں طرف کے دلائل مندرجہ ذیل ہیں۔

(1) اکثر اہل علم فرماتے ہیں زنا سے پیدا ہونے والا بچہ اپنی ماں کا وارث ہوگا اور ماں بھی اس بچے کی وارث ہوگی۔ جیسے لعان میں اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بچے اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ماں کوایک دوسرے کا وارث بنایا ہے۔

☆ اور اللہ رب العزت قرآن میں فرماتے ہیں۔

اور تمہاری مائیں وہی ہے جنہوں نے تم کو پیدا کیا ہے نہ کہ تمہاری بیویاں ہیں۔

(سورۃ المجادلہ آیت نمبر 2)

☆ اس آیت سے بھی پتہ چلتا ہے کہ ماں اس کو کہتے ہیں جس نے آپ کو پیدا کیا ہو خواہ نکاح کے ذریعے یا بغیر نکاح کے زنا کر کے پیدا کیا ہو لیکن زانی والد وارث نہیں ہوگا۔

بعض اہل علم فرماتے ہیں:

(2) جس طرح ماں اپنے بچے کی وارث بن سکتی والد بھی بن سکتا ہے۔امام بخاریؒ باب باندھتے ہیں قیامت والے دن کس کے نام سے پکارا جائے گا اور حدیث لاتے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر دھوکے باز کی دبر پر جھنڈا ہوگا حشر کے میدان میں جتنا بڑا دھوکے باز ہوگا اتنا بڑا جھنڈا ہوگا اور کہا جائے اونچی آواز میں تمام لوگوں کے سامنے یہ جھنڈا فلاں کا ہے جو فلاں کا بیٹا ہے۔ (بخاری)

☆ قیامت والے دن ہر ایک کو اس کے حقیقی والد کے نام سے پکارا جائے گا اگرچہ وہ زنا کے نتیجے میں پیدا ہوا ہو نہ کہ دنیا میں مشہور والد کے نام سے پکارا جائے گا اور دنیا کی ہر چھپی ہوئی بات حشر کے میدان میں سامنے آجائیگی۔

☆ زانی مرد اور عورت خود اقرار کرتے ہیں کہ یہ بچہ ہم دونوں کی غلطی کی وجہ سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پیدا ہوا ہے تو ان پر سزا حد نافذ کی جائے گی مگر بچے کے جینے کا پورا حق ہے۔

☆ زانی مرد اور عورت کی سزا اسلام میں یہ ہے کہ اگر شادی شدہ ہوں دونوں۔ان دونوں کو آدھا زمین میں گاڑ کر پتھروں سے مارا جائے جب تک وہ مر نہ جائیں انکی رضامندی کے ساتھ۔

اور اگر غیر شادی شدہ ہیں سو کوڑے دونوں کو مارے جائیں اور ایک سال کیلئے ملک سے دور بھیج دیا جائے اور اگر یہ ممکن نہیں تو کم از کم شہر سے دور بھیجا جائے۔

☆ مرد عورت خود اقرار بھی کرتے ہیں یہ بچہ ہمارا ہے اور ڈی این اے رپورٹ بھی انکی باتوں کے مطابق ہے ایسی صورتوں میں بعض اہل علم فرماتے ہیں بچہ جس طرح اپنی زانی والدہ کا وارث ہو سکتا تو والد کا بھی وارث بن سکتا ہے۔

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

بچہ بستر والے کیلئے ہے اور زانی کیلئے پتھر ہیں اور انکا حساب اللہ پر ہے۔

(ترمذی 2120)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کو مخاطب کر کے فرمایا کون پالے گا اس بچے کو ایک صحابی نے فرمایا میں اس کو پالوں گا آپ نے وہ بچہ اس کو دے دیا۔

☆ اکثر اہل علم زیادہ صحیح اس بات کو مانتے ہیں:

زانی والدہ اپنے بچے کی وارث ہوگی اور بچہ بھی اپنی والدہ کا وارث ہوگا اور اپنی والدہ کی طرف سے ہونے والے رشتے داروں کا بھی وارث ہوگا لیکن اپنے زانی والد یا نکاح صحیح

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے بغیر پیدا ہونے والا بچہ اپنے والد کا وارث نہیں ہوگا۔

کیا تحفہ بھی وراثت میں شمار ہوگا

☆ میت کو دیا جانے والا تحفہ بھی وراثت میں شمار ہوگا۔

☆ تحفہ واپس لینے والے کی مثال اس کتے کی طرح ہے جو الٹی کر کے کھاتا ہے۔

☆ تحفہ دے کر واپس لینے کا حق صرف والد کا ہے۔

☆ کسی کو اگر کوئی چیز اپنے مرنے تک استعمال کرنے کیلئے دی تو وہ بھی وراثت میں شمار کی جائیگی۔

☆ اگر کسی کو اس کی عمر بھر کیلئے کوئی چیز دی ہے تو یہ بھی جائز ہے مگر اس بندے کے مرنے کے بعد ہی وہ چیز ورثا میں تقسیم کی جائیگی۔

☆ میت نے اگر کوئی مال تحفے میں کسی کو دیا ہے تو وہ کبھی بھی وراثت میں شمار نہیں کیا جائیگا بلکہ اس پر دوسرے کا حق ہے۔

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

نہیں واپس لے سکتا کوئی ایک اپنے تحفے کو سوائے والد کے جو اپنی اولاد کو تحفہ دے کر واپس لے سکتا ہے اور تحفہ دے کر واپس لینے والے کی مثال اس کتے کی طرح ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جو الٹی کر کے پھر کھاتا ہے۔ (نسائی حدیث نمبر 3719 اسنادہ صحیح)

☆ شادی شدہ عورتیں اپنے شوہر کی مرضی اور اجازت کے بغیر اپنا مال کسی کو تحفے میں نہیں دے سکتیں۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

نہیں ہے جائز کسی عورت کیلئے کہ وہ اپنے مال سے کسی کو تحفہ دے جب کہ اس کی عزت کا مالک اس کا شوہر ہے۔ (نسائی حدیث نمبر 3787)

میت کی طرف سے صدقہ کرنا

☆ ایک صحابی نے دریافت کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم مجھے بتائیں میں اپنے مال میں صدقہ کیسے ادا کروں۔

آپ نے فرمایا اللہ کی قسم میں آپ کو ضرور بتاؤں گا۔ جب آپ صدقہ کرو اس حال میں کہ آپ تندرست ہو مال سے محبت رکھتے ہو۔ آپ کو زندہ رہنے کی امید ہو۔ اور آپ کو غریب ہونے کا ڈر ہو اور آپ صدقہ کرنے میں تاخیر (لیٹ) نہ کرنا۔ یہاں تک کہ جب آپ کی جان آپ کے حلق تک پہنچ جائے تو پھر آپ کہو میرا یہ مال اس فلاں شخص کیلئے ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میرا مال اس فلاں کیلئے ہے اور حالانکہ وہ مال تو انہی کیلئے ہے اگر چہ آپ کو یہ حقیقت بُری لگے۔ (بخاری حدیث نمبر 5971)

☆ ایک صحابی نے اللہ کے رسول ﷺ سے پوچھا

میرے والد وفات پا گئے ہیں اور چھوڑا ہے مال اور نہیں کوئی وصیت کی اگر میں صدقہ کروں تو کیا میرے والد کے گناہ معاف ہونگے آپ نے فرمایا جی ہاں۔

(مسلم حدیث نمبر 1630)

☆ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

جب انسان مرد یا عورت کی وفات ہوتی ہے تو اسکے تمام عمل ختم ہو جاتے ہیں اور رک جاتے ہیں سوائے تین عملوں کہ

(1) صدقہ جاریہ کنواں کھودوانا، مسجد مدرسہ بنوانا، انسایت کی خیر خواہی کرنا

(2) نیک اولاد جو اپنے والدین کیلئے دعا کریں یا میت نے جس اولاد کو دین کی تعلیم دلوائی اور دین کیلئے سختی کی ہو۔

(3) وہ علم جس سے لوگ فائدہ اٹھائیں اور ذریعہ آپ بنیں ہوں۔ دینی کتابیں تقسیم کرنا۔ (مسلم حدیث نمبر 1631)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

☆ ایک صحابی نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا

بے شک میری ماں کی وفات ہوگئی ہے کیا اس کو فائدہ ہوگا اگر میں اپنی والدہ کی طرف سے صدقہ کروں۔

آپ نے فرمایا: جی ہاں

صحابی رسول نے عرض کیا

بے شک میرے پاس ایک باغ ہے پس میں آپ کو گواہ بناتا ہوں بے شک میں تحقیق صدقہ میں دیتا ہوں وہ باغ اپنی ماں کی طرف سے۔ (بخاری حدیث نمبر2770)

☆ سعد بن عبادہ نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا

میری بیوی کی وفات ہوگئی ہے کیا اس کو فائدہ ہوگا اگر میں اسکی طرف سے صدقہ کروں

آپ نے فرمایا: جی ہاں

سعد بن عبادہ نے کہا پھر میرا فلاں فلاں باغ میری بیوی کی طرف سے اللہ کے راستے میں صدقہ ہے۔ (نسائی حدیث نمبر3680)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ہتھیلی پر اپنا لعاب مبارک ڈالا اور اس پر اپنی انگلی رکھی اور فرمایا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اے انسان تو مجھے کیسے مجبور و عاجز کر سکتا ہے حالانکہ میں نے پیدا کیا ہے تجھ کو اس لعاب جیسی چیز سے۔

پس جب پہنچتی ہے تیری جان حلق تک۔ تو کہتا ہے میں اب صدقہ کرتا ہوں اور اب کہاں ہے صدقہ کرنے کا وقت۔ (ابن ماجہ حدیث نمبر 2707، اسنادہ صحیح)

☆ سب سے زیادہ فضیلت والا صدقہ وہ ہے جو آپ اپنے مستحق اس رشتہ دار کو دیں جو آپ سے دل میں بغض رکھتا ہو۔ اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کیلئے اور یقیناً یہ عمل جتنا مشکل ہے اسکے درجات اتنے ہی زیادہ بھی ہیں۔

شوہر جس بچے کو اپنا نہ مانے وہ ماں کا وارث ہوگا

ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں اپنی بیوی سے لعان کیا اور بچے سے انکار کیا کہ یہ بچہ میرا نہیں ہے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شوہر اور بیوی کے درمیان جدائی کرادی اور بچہ عورت کے ساتھ کر دیا اور پھر یہ اصول جاری ہو گیا۔

"بے شک وہ لڑکا وارث ہوگا اپنی ماں کا اور ماں بھی وارث ہوگی اپنے لڑکے کی جو اللہ نے انکے لئے حصہ مقرر کیا ہے"۔ (مسلم 1492)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

☆ اگر چہ وہ بچہ زنا ہی سے کیوں نہ ہو والدہ وارث ہوگی بچے کی۔

اور بچہ بھی وارث ہوگا اپنی ماں کا۔

وصیت کا مقام

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

بے شک مرد اور عورت اللہ کی فرمانبرداری میں ساٹھ سال لگاتے ہیں پھر ان دونوں کو موت آتی ہے پس وہ دونوں مرد اور عورت وصیت کر کے وارثوں کو نقصان پہنچاتے ہیں۔

پس فرض ہو جاتی ہے ان دونوں کیلئے اس عمل کی وجہ سے جہنم کی آگ۔

(ابوداؤد حدیث نمبر 2867)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اگر والدین بیوی بچے مسلمان وفات پائیں اور انکی طرف سے صدقہ کیا جائے تو انکو ثواب ملتا ہے ورنہ کسی بھی عمل کے کرنے کا ان کو ثواب نہیں ملتا اور اگر کفر کی حالت میں وفات ہوتی ہو تو انکی وصیت پر عمل کر کے صدقہ بھی دیا جائے تو اجر و ثواب نہیں پہنچتا۔

(ابوداؤد حدیث نمبر 2883)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

نہیں ہے حق کسی مسلمان کیلئے وہ دو راتیں گزارے اس حال میں کہ اس کے پاس وصیت کرنے کیلئے کوئی چیز موجود ہو اور اسکے بارے میں وصیت نہیں لکھی ہو۔

(بخاری حدیث نمبر2699) (ابوداؤد حدیث نمبر2702)

☆ وصیت کرنے سے انسان کو اضافی نیکیاں ملتی ہیں۔

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

بے شک انسان یقیناً عمل کرتا ہے نیک لوگوں کی طرح ستر سال عمل کرنا۔

پس جب وصیت کرتا ہے زیادتی ناانصافی کرتا ہے اپنے وصیت کرنے میں۔

پس خاتمہ ہوتا ہے اس کا اس عمل کرنے کی وجہ سے برائی پر پس وہ داخل ہوتا ہے جہنم میں اور بے شک انسان البتہ وہ عمل کرتا ہے ستر سال بُرے لوگوں کی طرح عمل کرنا۔

پس وہ انصاف کرتا ہے اپنی وصیت کرنے میں۔

پس اس کا خاتمہ ہوتا ہے نیک عمل کے کرنے پر پس وہ داخل ہوتا جنت میں۔

(ابوداؤد حدیث نمبر2704)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

زیرطبع

اسلامی زکاۃ

اسلامی پردہ

مؤلف

مفتی عبدالرحیم اشرف

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

اسلام میں خواتین کی وراثت

1) بیٹی: میت کی اولاد میں ایک ہی بیٹی ہو تو اسے کل مال کا آدھا حصہ ملتا ہے

☆ میت کی اولاد میں ایک سے زیادہ بیٹیاں ہوں تو انہیں کل مال کا دو تہائی حصہ ملتا ہے

2) پوتی: مرنے والے کی اولاد میں بیٹا یا بیٹی نہ ہو تو پوتی کو کل مال کا آدھا حصہ ملتا ہے

اگر ایک سے زیادہ پوتیاں ہوں تو انہیں دو تہائی حصہ ملتا ہے

☆ میت کی اگر ایک بیٹی ہو تو پوتی کو کل مال کا چھٹا حصہ ملتا ہے

☆ اگر بیٹا یا دو بیٹیاں ہوں تو پوتی کو کچھ نہیں ملتا لیکن اگر پوتی کے ساتھ پوتا ہو تو

پوتی بھی حصہ پائے گی اور پوتے کو پوتی سے دگنا ملے گا

3) حقیقی بہن: مرنے والے کی اولاد نہ ہو تو حقیقی بہن کو کل مال کا آدھا حصہ ملتا ہے

☆ دو یا زیادہ ہوں تو کل مال کا دو تہائی حصہ ملتا ہے

4) علاتی بہن: مرنے والے کی اولاد نہ ہو اور حقیقی بہن نہ ہو تو کل مال کا آدھا حصہ ملتا ہے

☆ دو یا زیادہ ہوں تو کل مال کا دو تہائی حصہ ملے گا

☆ میت کی حقیقی بہن ہو تو علاتی بہن کو کل مال کا چھٹا حصہ ملتا ہے

اگر ایک سے زیادہ حقیقی بہنیں ہوں تو علاتی بہن کو کچھ نہیں ملتا لیکن اگر علاتی بھائی ساتھ ہو تو حصہ پائے گی

☆ میت کا اگر بیٹا یا پوتا ہو تو علاتی بہن کو کچھ نہیں ملتا

5) اخیافی بہن: مرنے والے کی اولاد اور والد نہ ہو تو کل مال کا چھٹا حصہ ملتا ہے

☆ میت کی اگر ایک سے زیادہ اخیافی بہنیں ہوں تو کل مال کا تہائی حصہ ملتا ہے